

أَمْحَمْدُ لِلَّهِ

کہ وار بھی بڑھانے کا وجہ اور منڈانے یا مقدار شرع سے
دیا وہ کثرت واسطے کی حرمت اور اونکی زمت میں انھارہ آیتین
بہتر حدیثین ساتھ ارشادات علماء سے کامل تحقیق اور تکریر
کے شہادت کا پورا ابطال سے

بہم تاریخ

لمعة الضحا

۱۵ فی ۱۳۱

اعقار اللہ ۱۲

تصنیف لطیف امام السنن ناصر شریعت آدمی ملت قلاب عدت
محمد و مائتہ حاضرہ مؤید ملت طائرہ صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ علم حضرت
سیدنا مولانا مفتی الحاج احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی

متع الدار السنین بطول بقائہ

۱۹۱

حکیم ابو العلا مولانا مولوی امجد علی رضوی نے اپنا ہتمام

مطبع اہل سنت علی مدینہ پاکر شریعت



M.A. LIBRARY, A.M.U.



U63041

Ahmad Rossain URDU STACKS

Matowalli

Mirzabazar, Midnapore.



استفتا

CHECH-2002

کیا قرآن مجید میں اس مسئلہ میں کہ ولید کہتا ہے دارحی منڈانا حرام نہیں اور حرام ثابت
تو کہ دلیل قطعی لاشعہ فیہ حرام وہ جسکی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو قرآن شریعت میں تو اسکا
کہیں حکم ہی نہیں بلکہ احادیث و روایات سے کوئی حکم نہیں نکلتا بلکہ ایک بات ہمارے مفید
البتہ پیدا ہوتی ہے کہ دارحی بڑھانا بعض وقت مضرت ہوتا ہے دشمن نے بڑی دارحی بکڑ کر نا شروع
کیا تو یٹنا ہی پڑا سنن ابی داؤد میں یون مروی ہے عشرين الفطرة قص الشارب واعطوا
اليتيمة المصروف من ماله وادعوا بهن في حجب لاهل شجرنا وامن علي بن زيد عن سلمة بن
علي السدوسي عن علي بن ابي حمزة عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال ابن من الفطرة الضميمة والاستشفاق بالماء لاهل شجرنا وامن علي بن زيد عن سلمة بن
عن ابن عباس قال قال محمد بن ابي الرواس ورواه في الفرق واهل شجرنا وامن علي بن زيد عن سلمة بن
نحو حديث جابر بن عبد الله بن جابر عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال ابن من الفطرة الضميمة والاستشفاق بالماء لاهل شجرنا وامن علي بن زيد عن سلمة بن
نورس رداة نے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں دارحی
بڑھانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ اسکی جگہ لگے کہ فرمایا اس سے بھی معلوم کہ دارحی بڑھانا بھی تو ہی ہے
سنت جو جیسے لگے گا کہنا معہذا یہ حدیث مختلف تفسیروں سے مراد ہے پس اسی اعتبار سے یہ حدیث صحیح ہے
تین یون ابی داؤد الشریعین تفسیر الشریعہ وامن علی بن ابي حمزة عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال ابن من الفطرة الضميمة والاستشفاق بالماء لاهل شجرنا وامن علي بن زيد عن سلمة بن
یہاؤ دارحی خانہ الشریعین یہ جملہ فقیر نظر اسد سے لے کر بعض مشرکین دارحی بڑھانا سنت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الإسلام وفقنا لافتقائه آثار أنبيائه الكرام واجتناب
 اقذار الفتن المحتجس بالرجاس الليام وأفضل الصلوات والسلام على
 سيد المهادين إلى سبل السلام الذي أدنى القوان ومثله معه في احكام الاحكام
 وإن شئتم أنتم المحمدين في الدين المماردين الطغام وعلى آله واصحابه المتأخرين
 بأهله الذين اخرجوا بالقتل والشه والهدم والرحمة على الجمع المقبوح المنسحق
 المحلوق المحج من علاج الامردام ومجوس الاعجام فصلى الله تعالى على خير
 وآله مظاهر حاكمه وعلينا معهم إلى يوم القيام .

انجواد

سبب اني اعوذ بك من هزات الشياطين واعوذ بك رب ان يحضرون قال
 ربنا تبارك وتعالى وآخرون من غير الجاهلین باليون وموحد پھر کے ولید بلید جس کی علی کیا
 پر اشارہ اللہ خود اسی ترجمہ کا ایک ایک فقرہ گواہ (۱) خاک بر سر رضائیں لفظ ملک بھیک نہیں
 نشر و نشر نظر نظم پر دین (۲) عبارت ثابت ترکہ ترجمہ کی حرمت (۳) اصل عبارت خود
 مضمون مقصود کہ ترک تلقیق قطعاً مستورات بلکہ ضروریات دین سے ہے (۴) ترجمہ دیکھیے تو دور
 موجود کہ حرام کی حد میں حرمت، ماخوذ (۵) سنن ابی داود و شریف سے نقل میں عجب متحکمہ خیر جبل
 و سفاهت کچھ اندر کر چالاک کچھ براہ جمالت - اصل حدیث حسن متصل محمد کہ نہ صرف
 سنن ابی داود بلکہ صحیح مسلم و سنن نسائی و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ و مسند امام احمد
 وغیرہ اچانک کتب معتدہ مشہورہ میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
 کہ خود حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں میں دس چیزیں
 اصل فطرت بشریہ قدیمہ مستمرہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتحمیۃ سے ہیں اننا بخلہ بین تروانی
 اور و اڑھی بڑھائی یہ حدیث جلیل جسے امام مسلم نے ابن ماجہ میں تخریج فرمایا امام ابو داؤد نے سنن
 کیا امام ترمذی نے ہذا حدیث حسن کہا اسکی وقعت چمپانے کو سند تو سند یہ بھی نقل نہ کیا کہ کس کی
 (۱) (ام المؤمنین) کسکا ارشاد ہو (حضور افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم)

راحمہ فرمایا کہ اس راوی نے عطار حیدر کا ذکر کیا یا لم یذکر والحصینہ جمعۃ علیہا السلام اپنی نقل میں

جو کم نہ کر واعظ را الحیۃ واقع ہوا داد ماطفہ کو داو حج سمجھا اور سابق ولاحق کے تمام صفت منفردہ ذکر
و ادق الہم نہ کر سے انکھین بند کر کے صاف تم نہ کر و انبالیہ تمام رہاں سند شامل ہو
(۹) خطیب نے کہا کہ ان سب رواۃ نے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اس حدیث میں وارثی بڑھائی کا ذکر کیا ہے علم بچارہ تو ہم کے معنی بھی نہیں جانتا اور ناسخ
و ناسخ آثار موقوفہ و مقطوعہ کو قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرے دیتا ہوا ہیں
عباس چھائی ہیں اور مجاہد و دیگر مطلق تابعین یہ اشارہ خود انھیں حضرات کے اپنے قول ہیں نہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد متبعیہ مطلق سے اور انکا قول بھی دونوں طرح
دریغ نہ ہو جس سے صحیح ان سے اس کا دل روایت کیں نہیں و توفیر الحیۃ موجود ہے
(۱۰) خطیب نے کہا کہ ان سب نے اسکی جگہ مانگ روایت کی اللہ اللہ اتنا بے ادراک
اور ایسا بے باک ذرا کسی ذی علم سے عبارت الہی داد و کار ترجمہ کر کے دیکھئے کہ وہ مانگ کا ذکر
صرف اثر ابن عباس ہیں تہا تے ہیں یا ان سب کی روایت ہی ٹھہرتے ہیں بے علم کے
نزدیک گویا عدم ذکر اعفار لحدیث کے معنی ہی یہ ٹھہرتے ہیں کہ اسکی جگہ مانگ کا ذکر کیا
(۱۱) جب ہمال کی یہ حالت تو اسکی کیا شکایت کہ اپنے اس زعم باطل پر فرق و اعفا کا
ذکر و شمار میں تبادلہ سمجھ کر و فون کا حکم یکساں ٹھہرا دیا ایسا ہوتا بھی تو اسکا حاصل صرف
اتنا نکلتا کہ جس بات کا یہاں نہ کرہ ہو یعنی خصال فطرت سے ہونا امین و فون شریک
ہیں نہ یہ کہ سب احکام میں یکساں ہیں عمدہ القاری و فتح الباری و ارشاد الساری شروع صحیح
بخاری و غیرہ کتب کثیرہ میں ہے۔ ولفظ الخطیب نہ الخصال منہا ہو واجب کا لفظان و ما ہو
مذہب ملائح سن و فقر الہی واجب غیرہ کا قال تعالیٰ کا حوسن شرح اذا اثمرا و الطہقہ
یوم و صنادید فایترا احم و واجب والا کل سبحان۔

(۱۲) پھر چالاکی یہ کہ اسکے متصل جو امام ابو داؤد نے دوسری حدیث میں حضور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایک شراہم برہم شخصی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا کہ ان میں ہی وارثی
بڑھائی کا ذکر ہوا اہل مائل اور اسکا کیا عبارت سنن یہ ہوئی حدیث محمد بن عبد اللہ بن ابی
محمود عن ابی سلمہ عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اعفارا الخیث عن ابی سلمہ

رشی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی عقل اور حجت فی کتاب اللہ اگر کسی کو اور نہ
کی کسی گمراہ کے تو میں قرآن عظیم میں اس سے پاؤں ذکرہ ابن الفضل الرسی نقل عنہ
الاتقان امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن اور قرآن میں قرآن کا
سبعین امیر امین چاہوں تو سورۃ فاتحہ کی تفسیر سے شروع کرتا ہوں۔ ایک کتاب کو میں
اوپر کیا ہے اور ہر من میں کو ہزار ہا احباب سے تفسیر کیا ہے میں لاکھ جزائے میں یہ فقط سورہ
فاتحہ کی تفسیر کو پھر باقی کلام عظیم کی کیا کتنی پھر یہ علم علم علی ہذا اسکے بعد علم علم اسکے بعد
علم صدیق کے بارے میں وہ سب عمر قیسہ و شہسار اعظم علم کے تھے حصہ بیوگان ابوبکر اعظم اس
میں زیادہ علم ابوبکر کو تھا پھر علم بنی تو علم بنی ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض قرآن عظیم و
قرآن کریم میں سب کچھ اور جسے ہمارا علم اور نبی کریم جسد رفیع اور سید عالم وذلک الامثال
للناس وہ یعلمہا الا لعلمون کما وین ارشاد تو سب کیلئے ہوسکتا ہے پر ان کی سچائی اور
کوئی وہ علم واسطے میں پھر علم کے درانچہ یہ متفاوت و فوق کل ذی علم عظیم عالم اس میں
نہایت انما بات حضور سید الانس و الجن علی آلہ افضل الصلوٰۃ و التحیات و الحمد و الشاہد و ہوا
انا انزلنا الیک الذی لیس لک من الناس بامر لک اللہ حضور کبرجہ علم جو کچھ راہ جو کچھ
جو کچھ ارشاد ہے سب قرآن عظیم سے ہی ان الی مر بک الخ سب قرآن عظیم میں ہی ان
ہو کل وحی و وحی اگر حضور اور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نام و شامل ہو جانا کہ
آخر زمانہ میں کچھ ہونے کا ہر بد گام خارج ایسی آیتوں سے ہیں کہ ہمارا علم ان کی اندھی آیتوں
سے بظاہر قرآن عظیم میں پناہ میں گئے منکر ہو جائیں گے بل کہ بوائے اللہ یحیطوا بعلما کیا
تاویلہ کذلک کذب الذین یزعمون فانظر کیف کان عاقبت الظالمین انہ احضرو
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا الا الی اویت القرآن و مشکوٰۃ الایوشک
جل شعبان علی اربعۃ نقول علیکم بهذا القرآن فاعودتم فیہ من ظلالنا علوہ و ما جودتم فیہ من حرام غروہ
ان حرام رسول اللہ کما حرم اللہ من لو سمحتم قرآن عطا ہوا اور قرآن کیساتھ لو سکا مثل فجودہ
نویس کہ کوئی چھٹ بھرا اپنے وقت پر ہی قرآن کی سیوا میں حلال پاؤا و حلال جانو
ہم ام پاؤا و اسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ نے حرام کی وہ اس کی مثل ہی جو اللہ نے حرام

فرمائی رفقاء الامام احمد والدارمی و ابو داود و الترمذی وابن ماجہ بالفاظ مستطابہ کہ عن المقدام بن
سعد کہ کہ نبی اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یضین احدکم مشکا علی اریکتہ
یا تہ الام من امری ما امرت بہ او خصیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدانی کتابی لہ و تہناہ خبر واد
بین نیاؤن تم بین کیا کہ اپنے تخت پر کیا رکھو کہ میری حکم سے کوئی حکم اس کے پاس آئے
جس کا میں نے امر فرمایا اس سے نبی فرمائی ہو تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو کچھ قرآن میں پائے
اسکی پیروی کریں گے واد احمد و ابو داود و الترمذی و ابن ماجہ و ابی نعیمی فی الدلائل عن ابی رافع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ او دیکھ حدیث میں یہ حضور و الاصلۃ اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ نے فرمایا کہ جب
احمد کہ مشکا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرر شیئا الا ما فی ہذا القرآن الا واتی و ابو قتادہ و
وہیت عن اشبار انہما مثل القرآن او اکثر کیا تم میں کوئی ایڈ تخت پر کیا رکھو گے گمان کہ ہاں
کہ اللہ نے نہ ہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں سن لو خدا کی قسم میں نے حکم دیا
اور میں نے فرمایا میں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیا کے برابر بلکہ
بیشتر ہیں رواہ ابو داود و عن الترمذی عن سہارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس منکر کا وارٹھی بڑھانے
کے حکم کو کہنا قرآن میں کہیں نہیں اور اسی بنا پر احادیث صحیحہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو یہ کہہ کر دیکھنا کہ وارٹھی بڑھانا اخلاق میں ہوتا تو قرآن میں کیوں نہ آتا وہی پیٹ بھرے
بے فکر و بے نصیب بے ہرے کی بات ہے جسکی بیشین گوئی حضور عالم کا کان واکون فرما چکے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچ فرمایا رب بل وعلانی فلا وربک لا یؤمنون حقاً بحکمک
غیا شجرۃ فہم ثم لا یحسد وانی الفسرم صر جا ما قضیت ونبیہ و التسلیم قرآن
عظیم قسم کھا کر فرماتا ہو کہ اے نبی جب تک تیری باتیں دل سے نہ مان لیں اگر مصلان نہ ہو گئے تو
کی طرح زبان سے لاکھ کہہ رہے ہیں کیا ہوتا ہے۔
تہنید ووم مسلمانویہ گمراہ قوم کی بیشین گوئی احادیث مذکورہ میں گزری صرف حدیثوں ہی کے
منکر نہیں بلکہ حقیقت قرآن عظیم کو عیب لگانے والے اور بیشین گوئی ناقص و ناتمام بنانے
والے ہیں حدیثیں تو یوں چھوڑ دیں کہ انبیاء صرف درستی اخلاق کے لیے آئے ہیں خود نبی
کی باتیں اخلاق سے ہوتی ہیں تو قرآن میں کیوں نہ آتیں ورنہ قرآن اخلاقی حکام سے

خالی اور دین ناقص ٹھہرتا ہے جب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں ہر ایک بات
 چھراور سبکی بات کا کیا ذکر ذہبی حدیث میں ہے کہ یہ منقول ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے
 جنگی صاف صریح تصریح کتاب اللہ میں ہی اولیٰ کے سوا کسی اور جگہ سے نہیں سنی ہے
 و اخلاق کے ہزاروں احکام جنہیں کوئی ذکر نہیں کرتا ہے بلکہ وہ ان کے سوا کسی اور جگہ سے نہیں
 سہل و معطل اور تمامی دین ہلال و حلال مثلاً مردان کا وہ طوقی سونچہ جس کا ذکر قرآن میں نہیں ہے
 گندہ کو کرنا تھوڑا ہون میں منہدی رہا کر زنا سے کپڑے کوٹے پہنچنے سے پہلے کہ اس کے پاس سے ہر ایک
 تک جڑاؤ کہیں کوئی شخص کہ ہزاروں کے مجمع میں ناچنا بھانپنا کس تاہم تین حرام لہذا
 اعضا و جودیت کا گندہ نہ بنانا کہ ہر ایک کے تالیان بھانا کس صورت میں منع آیا ہے
 علی ہذا القیاس ہزاروں افعال و سوا اس خاص اب منکر مستحکم ہو چکا ہے کہ ان افعال اور
 ان کے امثال کو معاذ اللہ ملت اسلام میں حلال بنا کر دین کو عیا و اب اللہ نہایت ہیودہ نہایت
 بنا گیا یا شرمی حرام ٹھہرا کہ نہ میں قرآن میں خالی پا کر معاذ اللہ قرآن عظیم کو ناقص و ناقص
 بنا بیگا اسی حضرات کی تمام جدید تحقیقات ثقیفہ کا اندرونی بخار دینی پادریوں کو خبیث اعانت
 دینا اور دین میں گامٹھکھا اور انا ہوتا تو وہ بعد از ان بنی اللہ و اسی منقلب و بدلتا ہوتا
 دارھی منہدانا حرام نہیں کہ قرآن عظیم میں اس کے احکام میں تو جہان اس پر عمل ہے یہ
 پوری شرافت کے افعال بھی برت کر دکھا دین کہ وہ کی تحریر بھی قرآن میں کہیں نہیں ہے پوری
 ہی گائے نہ کھائے کہ دین بچر کے کال میں کھلا ہے اچھا نہ کسی قرآن میں کہیں تاک
 کہنا نا بھی حرام نہیں لکھا بلکہ بالف با لاف میں دوسرے کی تاک کا تو ہر سزا دہنی قطع کرنا
 ذکر کیا ہی ایک کاٹ کر دوسری کہان سے لائی تاک کہ لاف با لاف کا محمل پاس ہے تاک
 جہان دارھی منہدانی ہے یہ اوپنی گوٹ آنکھوں کی اوٹ جس نے ناقص چہرہ نامہ لکھ کر دکھا تو
 اسے بھی دھتا بتائیں لوگ پارا برہ کا صفایا ہوئے ہیں یہ پانچوں گانٹھ کیت ہو جائیں
 خیر آپ اسپر عمل نہ کریں گھر آپ کی تحریر تو ضرور پاس کے پاس سے کیسی کہ دین اسلام میں
 ناقص دین ہو جنہیں تاک ٹانا حرام نہیں یا قرآن عظیم اسی کتاب ہو جس میں اسے جو چیزیں
 الزام نہیں ہے یہ سب منکر مستحکم کاشیات حرمت میں قرآن عظیم کیساتھ حدیث متواتر ہوئی کہ

ہوتے تو سناؤ اللہ حکم کس قدر فضول و مہمل تھا یہ بات ایک کام کرو تو یہی حاصل نہ کرو تو یہی حاصل
 اوس کے لیے اس کام کا حکم دینا تحصیل حاصل ثالثاً ترجیح بلا مرجع اسکے عکس کا کیوں نہ حکم ہو
 کہ خلاف مشرکین اوس میں بھی تھا بلکہ ترجیح مرجع کہ دار صلی مندرجے مشرک ہینون
 کی راہ دور ایران وغیرہ میں تھے اور دار صلی واسطے اہل عرب اپنی تھی وطن میں یا بیرون میں
 میں تو خلاف مشرکین اوس میں کے خلاف میں ظاہر ہوتا یوں تو کوئی ایرانی بھی اتفاق ہو جاتا
 تو اپنی مخالفت پاتا پھر بھی خلاف نہ رہی نہ سمجھتا بلکہ قوی و ملکی کہ اس ملک کے مسلموں کا قریب
 کو اپنی خلاف دیکھتا یہ خاصاً اہل کبر اگر حدیث فقط اس قدر ہوئی کہ مخالفو المشرکین کو
 کا خلاف کہنے کی شایستگی ہے جنونی کے جنونی کو ایسے جنون جاسکتے جنون سے بھانپتے
 حدیث میں تو صراحتہ خود اُس خلاف کی شرح فرمادی تھی کہ اخذوا المشرکین اعدوا علی
 مشرکین کا یوں خلاف کرو کہ ہمیں ترشواؤ اور وارصیان بڑھاؤ اس کے یہ معنی لینا کہ چاہے
 ان کا خلاف کر کے بڑھاؤ خواہ ان کی مخالفت کر کے سناؤ کیسی کلی تحریف اور کسباصریح
 استہزا ہی اللہ اکبر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم جس طرح بجانب قرآن عظیم غیر
 قنایا ہی ہیں یوہین بجانب حدیث کی حد نہیں کریمہ لا تو نہ و ان ردة و نرس (خوشی و ہسا
 عینا معنی ہیں جنی نبعت من رسول کے طائف سے امام جلال الدین سیوطی نے قنایا
 کہ دونوں جملے وہ مشکل مسائل مختلف فیہا کا فیصلہ فرماتے ہیں پہلا مسئلہ اطفال مشرکین اور
 دوسرا مسئلہ اہل نصرت پر رسول شافی ہی ان دونوں کا ایک جگہ ارشاد ہو نا نظم قرآنی کے
 عیناً بقیقہ سے ہے ذکر وہی رسالتہ فی الابوین الکریمین فقیر کہتا ہوں امام احمد و طبرانی و ضیاء
 ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
 تسروا و لا ترزوا و خالفوا اہل الکتاب قعود اسبابکم و ذکر و اغناکم و خالفوا اہل الکتاب باجاسہ
 پہنچاؤ اور نہ بھانڈو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو اور ہمیں ترشواؤ اور وارصیان و افرکہ و
 یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو یہود و نصاریٰ کے یہاں مشرکچہ ضروری نہیں ان کی قومیں
 اپنی جگہ نہایت کی عادی ہیں حدیث میں ان وہ جملوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا ایسے کبر ہوں
 گمراہ پرستوں کے جنون کا کافی علاج و جسطرح دار صلی میں مخالفت اہل کتاب کے وہ معنی

تراشے ہو میں پاجامہ و تر بند میں ہی مطلب پہناتے کہ اہل کتاب شہ عورت کرتے
 ہی میں تو چاہتے اس عادت کا خلاف کر کے پاجامہ پہنو چاہتے اسکی مخالفت سے
 ننگے چہرہ اور پورے مہذب جٹلین بنو و سیاحہ الذین ظالموا ای متقابل
 یفعلون نتیجہ شکم فرض و واجبات اسید طرح حرام و مکروہ تحریمی میں فرق در بارہ اعتقاد ہو کہ
 فرض و حرام کا منکر کافر ٹھہرتا تو اس مطلقا لکھا علیہ ظہا ہر کلمات الفقہاء الا جماعہ علی فیض
 لکھا علیہ الاعتقاد بخلاف اخیرین مگر عمل میں دونوں کا ایک حکم مخالفت میں گنہ دار و اش
 امثال میں رہا ہے ثواب تلاوت میں استحقاق غضب و عذاب اگر کسی نے بی کس
 اہل اسلام اپنے کسی غضب سے ڈریں اور ان گراہاں اگر کسی چرب زبانوں پر تو جسے
 حکمرین بالفرض اصطلاحات جتنی میں رضایع دم کا اطلاق نہ ہوا تو یہ فرق اصطلاحی سمجھا
 کس کام آئے گا جبکہ غضب جبار و عذاب تار کا استحقاق بہر حال موجود و العیاذ باللہ
 یقین جانو اس دن کی داری میں مندرجہ واحد ہمارے کسی حصہ تر ہمارا رہا ہی نہ بیگا وہ آپ اپنی
 بھر کا لی آگ میں جلے پھنے گا آئندہ اختیار بہت مختار مسلمانوں کی ٹھیک مثال یہ ہو کہ کوئی
 گندہ ناپاک نہیں ہو کہ اگر کسی لید کھا یا کرے جب اس کو کھا جائے تو وہ م کھاتا تو کہہ
 اسے (۰۰) نہیں کہتے یہ تو لید و گوہر ہے اس میں سے کسی کھا جائیگا کہ یہ میں ہی اگر طرح
 تیسے موند میں تو گندگی رہی مسلمانو مکروہ تحریمی گنہ صغیر و کبیر ہر چیز و بعد اصرار کہہ رہا ہوں
 ہر گاہا اتنی ہی قدر آشد کہہ رہے ہیں جو حدیث مسند اعلیٰ آشد ترقی علیہ و علم فراتے ہیں
 لا صغیرۃ فی الاصرار و وہ فی مسند الفقہاء میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ صریح ہے
 براہ چلائی حرام حرام کی اصطلاح یہ ہے جو سے زمین حقیقہ میں حرام ہے اور جو زمین حرام ہے
 اذا حلتہم فاصطادوا کی مثال اور عقاب کہ گندہ میں سے نہ ہو نہ کھا جائے تو یہ اصطلاح
 کے برخلاف ہے ایسے ہی ہوتے ہیں ایسے ہی ہوتے ہیں و منہم من لا یحرم فی الاصل و سواہ
 اعتبار سے لگایا کہ اس منکر منکر کہ طرح گنہ اور حدیث میں سے نہ ہو نہ کھا جائے تو یہ اصطلاح
 صحتی آشد ترقی علیہ و علم فراتے ہیں جو حدیث مسند اعلیٰ آشد ترقی علیہ و علم فراتے ہیں
 چاہے کہ دار بھی مندرجہ اصرار میں اور مکروہ تحریمی میں تو یہ اصطلاحات ہیں کہ وہ حرمت

قریب یا حلت سے نزدیک۔ مسلمانوں راہ فریب سے دور نہ لے کر بغیر تکریم اللہ العزیز
 یہ ان قائل صاحب کا محض فزائے گندہ و ایجا و بندہ ہے کہ تک جہان میں کسی عالم نے
 مکروہ تحریمی کو قریب بحدت نہ بنایا تمام کتب مذہب موجود ہیں حضرات عین و امام محمد رضی
 تعالیٰ عنہم میں یہ اختلاف بتایا جاتا ہے کہ اس کے نزدیک مکروہ تحریمی عین حرام ہوا اور اس کے
 نزدیک قریب بہرام تنویر الابصار وغیرہ عامۃ سفارین ہے کل مکروہ حرام عند محمد و عند ہا
 ابی الحرام اقرب اور عند تحقیق یہ بھی صرف اطلاق لفظ کا فرق ہو معنی سب کا ایک ہو
 امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نازل کہ اوہوں نے امام
 اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی اذ اقلت فی شیء اکر بہ قرار ایک فیہ جب آپ کسی شے
 کو مکروہ فرماتے ہیں کیا اس میں کچھ راوی کیا ہوتی ہو قال التحريم فرمایا حرام ٹھہرانا ذکر فی رد المحتار
 عن شرح التحريم للامام ابن امير الحاج عن بسوط الامام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ تنبیہ ہم آیات قرآنیہ
 میں تم فرمایا ہمارے قریب جہل و غلغلے کا تھا انہی الا بصار و لکن یعنی القلوب التي فی الصدور
 ہوں کہ انہیں میں انہی جن میں بلکہ وہ دل اندھ ہوتے ہیں جو بینوں میں ہیں۔ ان کے لیے
 کو اگر کچھ بھی انہوں سے قرآن عظیم کی زیارت نصیب ہوتی تو جانتو کہ وار بھی بڑھانے کی
 طرف ارشاد اوس میں ایک دو نہیں بلکہ کثرت آیات کریمہ میں موجود ہیں و اس میں دو طریق ہیں
 اول طریق عموم یہ دو وجہ پر ہو پہلے اول کہ صحابہ کرام و ائمہ اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مشا
 مقام میں استعمال فرماتے رہے آیت اقل اللہ عزوجل ما اتاكم الرسول فخذوه و ما نهاکم عنہ فانتهوا۔ جو کچھ رسول کریم بھیجیں وہ لے اختیار کرو اور جس کو منع فرمائے
 باز رہو آیت ۳ قال تعالیٰ قل اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اولی الامر منکم
 اسے نبی مومنین سے فرماؤ کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کو رسول کی اور آپ
 علیہ السلام کی آیت ۳ قال عزوجل من يطع الرسول فقد اطاع الله و من يعص الله فمع الله و من يعص الله فمع الله و من يعص الله فمع الله و من يعص الله فمع الله
 پہ چلا اوس نے اللہ کا حکم مانا۔ رب تبارک و تعالیٰ ان آیات اور ان کے امثال میں نبی پر حکم
 بعدہ اپنا حکم اور شی کی اطاعت یعنی اپنی اطاعت بتاتا ہو تو تمام احکام کہ احادیث میں
 ارشاد ہو کہ سب قرآن عظیم سے ثابت ہیں جو اخلاقی حکم حدیث میں ہو کتاب اللہ سے ہر گز خالی

عن حذیفہ بن الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال اتقوا ابوالنذرین من بعدی ابی ہریرہ
 و عمر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا اولیٰ دو
 کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہوں گے ابوبکر و عمر و حدیث تھیں بن مسعود بن کلام عن عیسیٰ
 بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ امر بقتل المحرم الزہرہ و راہ
 بہمن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہنچی کہ انہوں نے احرام باندھ کر ہوئے
 کہ قتل زہرہ کا حکم دیا ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان و چہ ثانی۔ اقول وباللہ التوفیق
 ہم قال علی ذکرہ انہ کان لکم فی رسول اللہ اسوق حسنة لمن کان یوجو اللہ و
 اخذ و کما اللہ کنہوا و البتہ و شک نہمارے جیسے رسول اللہ کے خیال طریقہ میں آج بھی
 ہوا دیکھ لے جوڑنا ہوا البتہ اور پچھلے دن سے اور ہشت یا دیکھ لے اللہ کی اس آیت کہ میرے
 جل و علا اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ و السلام کے طریقہ پر چلنے کی ہدایت فرماتا اور
 مسلمانوں کو یوں چرچس دلاتا ہو کہ دیکھو ہماری یہ بات وہ مانگتا جسکے دل میں ہمارا خوف
 ہماری یاد ہم سے امید قیامت سے و ہشت ہوگی اور موافق مخالفت حتیٰ کہ نصاریٰ و ہندو
 یحوس و ہمارے تمام جہان جانتا ہو کہ اوس سرور جہان و جہانیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت
 دائمہ ستورہ دار بھی رہتی تھی جیسے تمام عمر براہ امت قرآنی محافظت فرمائی تاکہ قرآنی ہدایت
 قرآنی معاد اللہ کی تجویز خلاف نے کفایت پائی ہم یہاں بعض احادیث علیہ کریمہ یاد کریں
 کہ ذکر حبیب نور عین و سرور جان و شادابی دل و سیرابی ایمان ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 حدیث ۱۔ جابر بن سمور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کثیر الخیر الخیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں ہاں کثیر و ابودہ تھوڑا بہ اسم
 و عنہ عند ابن عباس کہ کثیر شہر الراس والخیر حدیث ۲۔ احمد بن ابی مالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
 کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما مضی میتا نو و ہم تلو التمر لیلۃ البدر ازہر اللون و اصبح
 انہ من کانت الخیر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت دے لگا ہوں میں عظیم دون میں معظم تھے
 چہرہ مبارک ماہ و ہفتہ کی طرح چمکتا جگمگاتی زکات کشادہ پیشانی گھنی دار صبی و راہ الزہری
 فی المناہل و الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی الشعب و ماہ ایضا الطبرانی و البیہقی فی الزیلا ل

دایں حصہ کر فی النار ترح حدیث ۳۰ امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں باقی
 دایں کان ربیعہ امیر شہر باحمرۃ کث اللجین میرے ہاں باب اوپر قرآن الیہا قد تھے گورازک
 جس میں سرخی چھلکتی تھی دارمھی رواہ ابن عساکر ابن ہریرۃ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث
 ہم وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحکم الناس فیہم
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاسر مبارک بزرگ اور ریش مطر بڑی بھی رواہ ابی ہریرۃ
 حدیث ۵۰ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ابیہر اللہ شہر باحمرۃ اوج اللجین کث اللجین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ گورازکی
 امیر المؤمنین بڑی خوب سیاہ دارمھی حدیث ۵۱ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کان
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسن الناس قواما و احسن الناس وجہا و اطیب الناس یحی و الین
 الناس کفاد کان لہ جہۃ الی شمتہ اذینہ و کان لہ لختۃ قد ملأت من ہنات الی ہنات امر یدعی علی
 عارینہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام چہان و سرچہ و تمام عالم
 سے خوبتر ملک سار و زمانہ سے خوشتر و تھیلان سب کو کون سوزن تر مال کا نون کی کتاب
 (پیدا اپنے رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھرے
 تھے حدیث ۵۲ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 دارمھی ابو جبر کث اللجین احمر المانی اہلب الاستغفار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کا سر گوراز دارمھی انکھوں کے کوون میں سرخی چلکین دراز دایا چہا ابن عساکر ابی ہریرۃ
 حدیث ۵۳ امام قاضی عیاض شفا شریعت میں فرماتے ہیں کث اللجین ملو صدرہ و ریش طہر کفنی سینہ
 ملو کوچہ سرے ہوئے یہاں سینہ سے مراد اوکھا بالائی کنارہ جو کہ گنگے کی انتہا و عروج ہاں اللہ
 و ہذا الواسع الصراح اور عادت کہ یہ تھی کہ کوئی امر کیسا ہی مرغوب نہ پسندیدہ ہر چیز سے لازم
 و مرغوری ہوتا تو یہاں حوا کے لیے کار ترک بھی فرما دیتا تھا خواہ تقریر اجاز ترک بنا دیتے
 اس پر علما کو ام کے سنت کی تعریف میں مع ترک احیاناً اضافہ کیا جاتی جیسے سید عالم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر کیا اور کبھی بھی ترک بھی فرما دیا ہو و لہذا محققین فرماتے ہیں
 کہ ایسی موانعت اکثر ہمیشہ دلیل وجوب ہو محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الاذالہ میں

خدائے تعالیٰ میں عدم التکبر صریح دلیل واجب الوجود کے لئے ہے اور انوار الہیہ کے لئے
 عدم التکبر مرقمہ انحضرت بعدہ انکار علی بن ابی طالب سے منقول ہے کہ میں نے اپنے رب کو
 دلیل السند والاکانت دلیل الوجوب۔ دوم طریق خصوص اسمین یعنی اسماء الہیہ کے لئے
 فیض جلیل قرآن مجید کی آیات کثیرہ بعد دلیل پر فائز برکات ہوئیں گے تو ان کے لئے التکبر
 بنفس طریق وجود عدم ہے کہ ان کے لئے جو اعجاز و عجز کا امر یا طلب یا رد کے خلاف ہے وہ بعد
 از نیست ثابت ہو وجہ الثابت آیت ۵۰ قال تعالیٰ و تقدس وان یبدعون الشیطان
 مرید العناء اللہ وقال لا تخذنی من حیادک لتصبیا مقروضا ولا ضالعا
 وادھیمہم ولا تھرمہم فلیستکن اذان الانعام ولا تھرمہم فلیغیر خلق اللہ کافر
 نہیں ہوئے مگر شیطان سرکش کہ جس پر خدا نے لعنت کی اور وہ لو لایمن ضرور ہے تو نگا
 ہر سے بندہ ان میں سے اپنا ٹھکانا بنا حصہ اور میں ضرور انھیں بہکا دوں گا اور ضروری ہے ان کے لئے
 میں ڈالوں گا اور ضرور انھیں حکم دوں گا کہ وہ جو پاپوں کے کان چیریں گے اور بیشک
 انھیں حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی چیز بگاڑیں گے۔ یہی وہ آیت کریمہ ہے جس کی روشنی میں حضور پر نور
 سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ ذکر پر لعنت فرمائی اور اسکی علت یہی خدا
 کی بنائی چیز بگاڑنی بنائی یعنی کفر و کفر ہی منہ اسنے کی ہو مگر کہ الیٰی زوجہ و الیٰی انفس
 خلق العبر کرتی ہیں یہی وہی منہ اسنے والے توبہ سب سے فیض بخشین غفر اللہ عنہم داخل
 اور شیطان کے حکم اور اللہ و رسول کے حکم میں امام جلال الدین سیوطی کی دلیل فرماستناط
 التسلط میں زیر آیت کریمہ فرماتے ہیں تسلط الایۃ علی تخیر الخصار والوشم و ما یجری مجراۃ من
 فی الشمر و ہر والاسنان والتمص وہو تنف الشمر من الوجہ تفسیر دارک شریف میں ہے فلیست
 خلق اللہ بالخصار والوشم او تغیر الشیب بالسواد لیسخت اعد بالخصار شیخ تحقیق شیعۃ المسما
 ہیں تو یہ حدیث مذکور الخیرات خلق اللہ فرماتے ہیں علت و حرمت مثله و خلق لیمہ و انشاء ان
 نیز میں آیت ۶۰ و چھ روایات آیت ۶۰ قال بل مجہد ذلک من لفظ شعائر اللہ
 کا تھا من تقویٰ القلوب بات یہ ہے اور جو بڑی الیٰی کر و دین الیٰی کو شماروں کی توبہ
 دین کی یہ ہے مگر کلامی میں آیت ۶۰ قال عز شانہ یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا شعائر اللہ

ای ایمان والو حلال نہ ٹھہراؤ دین خدا کے شعار وہ ان کو شک نہیں کہ دڑھی شعار دین اسلام
 سے ہے امام بدر محمود عینی عمدۃ القاری شریح صحیح بخاری میں ختم کی نسبت نقل فرماتے ہیں
 اند شعراء الدین کا لکھتے وہ یہ تمیز مسلم من الکافر جب ختمہ حالانکہ امر خفی ہو مثل لکھنے طبع کے شعار
 دین اور وجد اختیار مومنین و کافرین قرار پایا ہوا تاکہ کہ مسلمان ان مہند نے اوسکا نام ہی مسلمان
 رکھ لیا تو دڑھی کہ اظہار ہوا اور پہلی نظر اسی پر پڑتی ہے بدرجہ اولیٰ شعراء اسلام و ما بالاشعار
 کما تم و لہام تو اور بعض کفار کا اسمین شریک ہوا انسانی شعاریت اسلام نہیں جس طرح ختمہ
 کر کے میں یہو شریک مسلمین میں خود نفس آیات کریمہ ہی میں دیکھیں وہ ہند دل ہوا نور ان
 ہری میں کہ حرم محرم کو قربانی کے لیے بھیجے جاتے ہیں انھیں شعراء دین اتھی فرمایا حالانکہ
 تمام مشرکین عرب اس فعل میں شریک تھے اور جب دڑھی شعار دین ہی اور بیشک
 یہ میں ہو تو بحکم قرآن اوس کے ازالہ کو حلال ٹھہرا لینا حرام اور اسکی تنظیم تقویٰ قلوب کا کام
 وجہ خامس آیت ۱۰ قال عز مجہد و اوحیدنا الیاء ان اتبع ملتہ ابوہ صید حنیفاً
 آیت ۱۱ قال سبحانہ و تعالیٰ قل بل ملتہ ابوہم حنیفاً آیت ۱۲ اقال جلت اللہ
 ومن یرغب عن ملتہ ابوہم الا من سلفہ نفسہ آیت ۱۳ اقال توالت لعمادۃ دین کانت
 لکم اسوق حسنة فی ابہم و الذین معہ من الملتہ منین آیت ۱۴ اقال بل وکرہ
 لقد کان لکم فہم اسوق حسنة لمن کان یرجو اللہ و الیوم الاخیر و من قبول عن
 امرنا فان اللہ ھو الغفر الحمید ہر وی علم جانتا کہ دڑھی بڑھانا ملت ابہم ہی کا مسئلہ
 شریعت ابہم ہی کا طریقہ ہے اور ان آیات میں سب جمل و علائے میں ملت ابہم ہی کی اسبت
 علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی انتہا کا حکم دیا اور معاذ اللہ اوس کی اعراض کو سخت حاقیہ اور
 سفاہت فرمایا اور اسی حکم و راہ اختیار کر چکی کہ ان ترغیب دی اور آخر میں فرمایا کہ ہمارے
 حکم سے پھر لو اللہ سربے نیابے پر وہاں ہوا اور ہر حال میں اوس کے لیے جہاد و جہاد
 آیت ۱۵ اقال تقدست اسماء اولئک الذین ھدی اللہ فہدھم اقتلہ
 یہ انبیاء ہیں جنھیں اللہ عزوجل نے راہ دکھائی تو تو راہ میں کسی راہ کی پیروی کہ سب کلام میں اچھ
 و مسلم و ابوہ و ناسی و ترمذی و ابن ماجہ کی حدیث نام المسئلین حدیث علیہ السلام تعالیٰ فرمنا

سے گزری کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عشر من الفطرة قصر الشارب
 واعفار اللحية الحديث وس چیزین شرائع قدیمہ مستخرہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام
 سے ہیں از انجھہ بین ترشوائی اور وارھی بڑھائی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ وارھی بڑھائی راہ قدیم حضرت رسول علیہم الصلاۃ والسلام کے اور اللہ عزوجل نے
 فرمایا راہ انبیاء کی پیروی کرو یہاں سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ آیہ کہ بعد (اخذ من بلعیتہ من لحمہ) کا
 نقطہ ذکر ہی نہیں بلکہ وارھی بڑھانے کی طرف بھی ارشاد نکلتا ہے کہ بارون علیہ الصلاۃ
 والسلام بھی انبیائے کرام بلکہ بالخصوص ان اٹھارہ رسولوں میں ہیں جن کا نام پاک اس
 رکعت میں بالتصريح ذکر فرما کر اولی اقتدا کا حکم ہوا قال سبحانہ ومن ذریعہ داود و یسٰی
 ویوسف وہوہ و یونس و کذلک غیرہی الحسنین وجہ صالح آیت ۴۱ قال
 جل ثناوہ ومن یشتاق الی رسول من بعدنا ینزل الیہ الرمد من وجع غیر سبیل المؤمنین
 اولہ ما توتیٰ و فیصلہ کھنم وسائت مصیران جو خلافت کرے رسول کا حق واضح ہو کر
 اور چلے راہ مسلمانان کے سواراہ ہم اوسے اوسکے حال پر چھوڑ دین انہم میں دالبیل و در
 کیا بری بیٹے کی بجائے مسلم تو مسلم کفار تک جانتے ہیں کہ روز اول سے مسلمانوں کی
 راہ وارھی یعنی راہ طبیعت کرام و اصحاب عظام و ائمہ اعلام اور ہر قرن و طبقہ کے اولیائے
 امت و علیائے ملت بلکہ قرون خیر میں تمام مسلمان وارھی رکھتے تھے یہاں تک کہ انام
 تو ازلہ اگر غلط کسی کی وارھی نہ نکلتی اسپر سخت تاسف کرتا اور یہ ہر عیب سے بدتر عیب
 سمجھا جاتا علمائے کرام علامات قیامت میں گنا کرتے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا
 ہونگے کہ وارھی ان سنیہ میں کتر و امین کے او میں نشین گوئی کے مطابق یہ وارھی سنیوں
 غیر سنیوں مشرکوں کی تراشیں خراشیں کافروں مشرکوں کی دیکھا دیکھی مہمادت کے
 مسلمانان میں انہیں وہ بھی رند و اوباش و بد وضع لوگوں میں پھراون میں بھی جو ایران
 سے جڑے ہیں یا تک اپنی اس حرکت کو شل اور معاصی و قبارح کے بڑا ناجائز ہیں
 اور طریقہ اسلامی سے جدا سمجھتے بلکہ ان میں بعض خوش عقیدہ انجھہ عظیمین دینی کے ساتھ
 جاتے جاتے انہیں موصوفہ کھاتے شرارتے ہیں الحمد للہ یہ ان کے ایمان کی بات

شامت نفس سے گناہ کریں لیکن اس سے گناہ و بیخ جانیں مگر جو ری سرزوری والوں کو خدا کی
 پناہ کہ دار بھی رکھنے پر تہمتیں اڑا کر شعار اسلام کے ساتھ نفس اسلام و ایمان بھی موند کر
 پھینک دیں۔ امام اعلیٰ عارف باللہ سیدی محمد بن علی بن عباس کی قدس سرہ الملکی کتاب
 مستطاب طویق المرید لا یموت الی مقام التوحید پھر امام ہمام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس
 سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں وہ الفاظ الملکی قال فی ذکر سنن الجسد و ذکرانی
 اللہ بن المعانی و البدع اللہ قد ذکر فی بعض الاخبار ان اللہ تعالیٰ ملکۃ یقسمون و الذی
 زمین بنی آدم بالحق و فی وصف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان کان کل اللہ و کان
 ابو بکر کان عثمان طویل اللہ و فیہما و کان علی عریض اللہ قد ملأت ما بین منکبہ و بعض
 بنی تمیم من رباط الاحف بن تمیم قال (و عبارة الاحیاء قال اصحاب الاحف بن تمیم)
 و دوننا اثنا عشر نبی الاحف بحیۃ بشریہ انما ظلم بہ کہ خفف فی رطلہ و لا حورہ فی عینہ و ذکر کریمہ و عدم
 اللہ و کان عاقلاً جلیلاً و قد رویا من غریب و تاویل قولہ تعالیٰ یزید و ان خلق ما یشاء فقال اللہ
 و ذکر عن شریح القاضی قال (و لفظ الاحیاء قال شریح) و دوت لوان لی بحیۃ بشریہ لافظ علی
 اللہ من یطایا الہوی و فانی آفات النفوس من البدع اللہ ثنتا عشرة خصلہ من ذلک النقص
 اسناد و لک مثلہ و ذکر عن جامعہ ان ہذا من اشراط الساعة اھلھا یعنی یہ ذکر ہے اول
 مصیبتہ و قدر پیدا ہوتوں کا بدو کون نے دار صحن لکالین حدیث میں ہی الصرع و حل
 کے کچھ فرشتے تین کہ قسم یوں کھاتے ہیں اسکی قسم جس نے فرزند آدم کو دار صحن سے زینت
 بخشی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلیہ شریفہ میں ہی ریش مبارک گھٹی تھی اور ایسے
 ہی ابو بکر صدیق بھی۔ اور عثمان غنی کی دار صحن و بازو باریک سولی علی کی و دار صحن چوڑی سا ماسینہ
 بھر پورے رضی اللہ عنہم احف بن تمیم کہ اکابر ثقات تابعین و علماء حکماء کالین سے تھے
 زمانہ رسالت میں پیدا ہوئے تھے ہجریہ میں وفات پائی اعلیٰ علیم تھے پانچوں میں کچھ
 ایک آنکھ جاتی رہی تھی و دار صحن خلیفہ ثلثی تھی) انکے اصحاب نہ اس کچھ پراسوس
 کہ تیرے کشتی پر بلکہ دار صحن نہ ہونے کی کراہیت ذکر کرتے اور کہتے ہمیں تنہا ہے
 کاش اگر تین ہزار کو ملتی تو احف کے لیے دار صحن خریدتے تا و تفسیر و ن سے

آیہ کریمہ فرید فی الخلق مالمیشاؤ کی تفسیر میں ہیں روایت پہنچی کہ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 جو صورت میں جو چاہا اس سے ڈر ہی مراد ہو۔ شریح قاضی کہ اجلہ ائمہ و کاتبین مابین
 ہیں زمانہ رسالت میں ولادت ہوئی بلکہ کہا گیا صحابی ہیں امیر المومنین عمر فاروق و قسار پھر
 امیر المومنین موسیٰ علی کی سرکار میں قاضی تھے امیر المومنین علی فتاویٰ میں ولادت فرمائی
 لیتے سنہ ہجری سے کچھ پہلے یا بعد انتقال ہوا دارہی خلقہ نہ تھی اور فرماتے کہ مجھے اندو
 ہنجو کاش دس ہزار دیگر دارہی طہاتی۔ تو دارہی میں شیطانی خواہشوں کے بظاہر اور نفسانی
 آفتوں کے واقف اور نو پیدا بہتوں سے بارہ باتیں رکھوں نے ایجاد کی ہیں از کجملہ
 دارہی کم کرنی اور یہ شغل یعنی صورت بگاڑتی ہے اور ایک جماعت علماء سے مروی ہوا
 کہ یہ قیامت کی نشانیوں سے ہے اتنی مدارج شریف میں ہے اور وہ اند کہ جیسے
 امیر المومنین علی پر سیکر و سینہ راہمچنین بحیث امیر المومنین عمر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ابھین و در حلیہ حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللینہ و عریضہ العنق حضور مسیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 عہد کی ریش اقدس دراز اور چوڑی تھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ امیر الکرمیم و علیہ و بارک وسلم و چہ
 ثامن۔ آیت ۱۰۱ اقل تبارک شانہ فی البقرۃ فی الانعام و تتبعوا خطوت الشیطان
 الشیطان کہ لکہ عد و مبین شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلاؤ
 جو آیت ۱۰۱ اقل عدو ملا یا ایہا الذین امنوا لا تتبعوا خطوت الشیطان و تتبع
 خطوت الشیطان فانہ یأمر بالفحشاء المنکر ای ایمان والو شیطان کے رتنہ چلو
 اور جو شیطان کی راہ چلے تو وہ تو یہی بھیجیائی اور بری بات کا حکم کرتا جو آیت ۱۰۱ اقل
 عن من مائل یا ایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ لا تتبعوا خطوت الشیطان انہ
 لکہ عد و مبین فانم نزلتم من بعد ما جائتکم البینت فاعلموا ان اللہ عز و حکیم ۱۰۲
 یظہر ان الذین یتاہم اللہ فی ظلال النعام و الملئکہ و فی الاصلی لا یروا فی اللہ ترج
 الاہور ۱۰۵ ایمان والو پوری اسلام میں داخل ہو اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو
 یقیناً وہ تمہارا صریح خواہی پھر اگر اس کی طرف جھکو بعد اسکے کہ تمہاری پاس آجکے انہی

وحشیں تو جان رکھو کہ اللہ نے ہر دست حکمت والا ہے لوگ کس نظر میں ہیں مگر یہ کہ آسمان
 اوپر عذاب خدا کا بادل کی گھٹاؤں میں اور فرشتے اور موحانے ہونے والی اور اللہ ہی
 کی طرف پھرتے ہیں سب کام۔ جلالین میں ہے کہ نزل فی عبد اللہ بن سلام و اصحابہ اذ عزموا
 السبت ذکر ہذا لابل بعد الاسلام یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السبلہ الاسلام حافظہ حال
 من السلم ای فی جمیع شرائع فان خزلتم ملتم عن الدخول فی جمیع شرائع یعنی ہر شے میں داخل نہ ہو
 دل میں نظر و نظر تار کہن الدخول فیہ اقصی الامر تم امر اہل اکم یعنی جب حضرت عیسیٰ بن مریم
 اور اون کے ساتھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ اکابر علماء یہود سے تھے مشرف باسلام ہوئے
 عادت سابقہ کے باعث تعظیم روز شنبہ کا ارادہ کیا اور گوشت شتر کھانے سے گریز کیا کہ یہی
 رب عزوجل نے یہ آیتیں نازل فرمائی کہ اے ایمان والو اسلام لائے ہو تو پورا اسلام
 لاؤ اسلام کی سب باتیں اختیار کرو یہ نہ ہو کہ مسلمان ہو کر کچھ عادات کافروں کی رکھو اور
 اگر نہ تو خوب جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے تمہارے عذاب لاتے اور سے کوئی روک نہیں
 سکتا پھر فرمایا جو مسلمان ہو کر بعض کفری خصلتیں اختیار کریں وہ کاسے کا استیلا کرے جو پہرہ
 بھی نہ کہ آسمان سے اوپر عذاب اوڑھے اور ہونے والی ہو چکے یعنی ہلاکت تمام کر دے
 والیہا ذواللہ تعالیٰ ان آیات میں رب العزۃ علی وعلا فی خصلت کفار اختیار کرے کہ پتہ سی
 تہمدید اکید و عیب شدید فرمائی اور شک نہیں کہ دارِ مہی منڈانا کفر خصلت کفار سے
 عنقریب بعون تعالیٰ بکثرت احاد بیت معتمد سے اسکا بیان آتا ہے اور خود بیان کی حاجت کیا ہو
 کہ امر الہی واضح اور نیز تقریرات سابقہ سے لائحہ عمل میں یہ خصلت موعود مجوس طاعنہ
 کی تھی اور ان کو کفار نے سیکھی جب محلات مہدیہ المومنین غیظ المومنین سے پہرہ نامبر
 فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں غمخ ہوا اور کسری خصلت کا تخت ہمیشہ سے کسے پہرہ اور
 ریگیا محسوس محسوس کچھ اسلام لائے کہ قبول جزیہ رہے کچھ پریشان و سرگردان اور انکسار
 ہندوستان میں آنے لگے یہاں کہ راہ نے اون سے تعظیم کا وہ تحریک اور وافر خواہر کا ہند
 لیکر جہاں دی مہنود سے بہو وے دارِ مہی منڈانا نوروز و مہرگان بنام ہولی و دیوالی
 منانا دن میں آگ چھیدنا وغیرہ لاکھ من الخصال الشیعہ دن سوار یا محسوس امیران کہ

مسلمان ہو سکے تھے اور بن بہت بد باطن اپنی تہذیبی ملک افسر و تاج مال و دھن کے باعث
 ولوں میں حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ رکھتے تھے کہ مسلمان کہلا کر
 اسلام کی عزت و شوکت اسلام کی قوت و دولت اسلام کے تاج و معراج یعنی امیر المومنین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کی کیا مجال تھی جب ابن سبا یہودی جھوٹ سے
 تہذیب و فضل و عبادت کو کیا اور شدہ شدہ یہ ناشانی نہ جب اسے خون تک پہنچا ان کا شل
 پرست بچوں کی دلی آگ نے موقع پایا کہ آیا اسلام میں جی ایسا نہ ہو کہ کفار امیر المومنین
 بدتر اسکیے اور خاصے مومنین سے بہتے اور خون نے ہزار جان لیک لیکیں اور سنے دین
 کی تائید تفریح پر چلی آپ داد کی قدیم سنتیں اپنا رنگ لائیں اور وصالہ وار جہان
 کے راہنما ایمان دار و با محبت و عادت و اجارت فرج کی کیا گنتی نکاح محرم تک منظور
 رہا کہ بدوہ حریر میں مستور رہا اور اسلامی فاتحوں کی شیرازہ ماتحت سے سیالان ہند
 کے موہن سپید کردیے ہزار دن مارے لاکھوں قیدی کے ہاتھ تک کہ ہند و سکے مسنے ہی ظلم
 ٹھہر گئے تھان کے تو مسلم مسلم تو ہونے لگے مگر ہزار دن اپنے آبائی خصال کے پابند ہو کر دنیا
 میں مومنین کی سنت منامین مساوی کر میں ہریان رنگا میں خود تین بد لکھی کے کپڑے
 پوشین کچھ بھر کی سب غیر بن سامنے آئے کے واسطے بہن ست دیون میں مواد اللہش
 گیت سالی ہندی میں ہی کی ریت یہاں تک کہ بہت پوری اصلاح میں چھوٹ اور
 چوکا تک مشہور اور اکثر دیہات میں ہونی دیوالی بلکہ اس سے زائد شیطنت موجود
 پھر اس عمارادی میں شیوع و بخریت بیکدی شریع و آزادی نفس کے لیے سوئے میں
 ہما کا کچھ اتسار فرنگ کچھ زنائی آنگ صغالی رخسار کا نصیب جا کا لاجرم اس
 حرکت کے عادیوں کو چند حال سے خالی نہ پاسیے گا لہذا جو سی پاندہ ہما لافضی یا پوری
 تہذیب کا لہوہ شری یا چھوٹے مشہور یا جلالے فضل خلی یا باب داد ہندو تو مسلم
 داخل یا ان محبتوں کا بکڑا دار جاہل پھر حال اسکا ہندو شیخ و مرجع و مطلع و فیضیت
 کفار جس سے خدا ناراض و متحول ہوا ہر پیر ان ظلم میں وہ سخت و عید وہ قباہر
 بار آئندہ مانتے نہ ملنے کا ہر شخص مختار و التوفیق من اللہ العزیز الغفار

مسلمان ہو سکے تھے اور بن بہت بد باطن اپنی تہذیبی ملک افسر و تاج مال و دھن کے باعث
 ولوں میں حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ رکھتے تھے کہ مسلمان کہلا کر
 اسلام کی عزت و شوکت اسلام کی قوت و دولت اسلام کے تاج و معراج یعنی امیر المومنین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کی کیا مجال تھی جب ابن سبا یہودی جھوٹ سے
 تہذیب و فضل و عبادت کو کیا اور شدہ شدہ یہ ناشانی نہ جب اسے خون تک پہنچا ان کا شل
 پرست بچوں کی دلی آگ نے موقع پایا کہ آیا اسلام میں جی ایسا نہ ہو کہ کفار امیر المومنین
 بدتر اسکیے اور خاصے مومنین سے بہتے اور خون نے ہزار جان لیک لیکیں اور سنے دین
 کی تائید تفریح پر چلی آپ داد کی قدیم سنتیں اپنا رنگ لائیں اور وصالہ وار جہان
 کے راہنما ایمان دار و با محبت و عادت و اجارت فرج کی کیا گنتی نکاح محرم تک منظور
 رہا کہ بدوہ حریر میں مستور رہا اور اسلامی فاتحوں کی شیرازہ ماتحت سے سیالان ہند
 کے موہن سپید کردیے ہزار دن مارے لاکھوں قیدی کے ہاتھ تک کہ ہند و سکے مسنے ہی ظلم
 ٹھہر گئے تھان کے تو مسلم مسلم تو ہونے لگے مگر ہزار دن اپنے آبائی خصال کے پابند ہو کر دنیا
 میں مومنین کی سنت منامین مساوی کر میں ہریان رنگا میں خود تین بد لکھی کے کپڑے
 پوشین کچھ بھر کی سب غیر بن سامنے آئے کے واسطے بہن ست دیون میں مواد اللہش
 گیت سالی ہندی میں ہی کی ریت یہاں تک کہ بہت پوری اصلاح میں چھوٹ اور
 چوکا تک مشہور اور اکثر دیہات میں ہونی دیوالی بلکہ اس سے زائد شیطنت موجود
 پھر اس عمارادی میں شیوع و بخریت بیکدی شریع و آزادی نفس کے لیے سوئے میں
 ہما کا کچھ اتسار فرنگ کچھ زنائی آنگ صغالی رخسار کا نصیب جا کا لاجرم اس
 حرکت کے عادیوں کو چند حال سے خالی نہ پاسیے گا لہذا جو سی پاندہ ہما لافضی یا پوری
 تہذیب کا لہوہ شری یا چھوٹے مشہور یا جلالے فضل خلی یا باب داد ہندو تو مسلم
 داخل یا ان محبتوں کا بکڑا دار جاہل پھر حال اسکا ہندو شیخ و مرجع و مطلع و فیضیت
 کفار جس سے خدا ناراض و متحول ہوا ہر پیر ان ظلم میں وہ سخت و عید وہ قباہر
 بار آئندہ مانتے نہ ملنے کا ہر شخص مختار و التوفیق من اللہ العزیز الغفار

متفقہ امام ادریس بن حارث (۱) امام مالک رحمہ اللہ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی
 و ابن ماجہ و طحاوی حضرت عبداللہ بن عمر فاروقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور
 سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خالفوا المشركين اصفوا الشوارب وادفوا الحجج
 کا خلاف کرو جو حجین خوب پست اور دارھصیان کثیر وادفر کھو یہ لفظ صحیحین میں صحیح بخاری کی
 ایک روایت میں ہے کہ انکو الشوارب و اصفوا الحجج صحیحین میں اور دارھصیان بڑھاؤ۔ مسلم ترمذی
 ابن ماجہ طحاوی کی ایک روایت ہے اصفوا الشوارب و اصفوا الحجج خوب پست کرو جو حجین احسن
 چھوڑ رکھو دارھصیان روایت امام مالک و ابی داؤد اور ایک روایت مسلم و ترمذی میں ہے
 ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابر باعفاء الشوارب و اعفاء الحجج بیشک رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جو حجین خوب پست کرنے اور دارھصیان معاف
 رکھنے کا حدیث (۲) احمد سند مسلم صحیح طحاوی آثار ابن عدی اکمل۔ طبرانی
 اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں جزوا الشوارب و ادفعوا الحجج خالفوا البکرین صحیحین کثر وادفر دارھصیان
 و وائش پرستون کا خلاف کرو۔ امام احمد کی روایت میں ہے اصفوا الشوارب و اصفوا الحجج
 صحیحین تراشو وادفر دارھصیان بڑھاؤ طبرانی کی روایت ہے وادفر وادفعوا الشوارب کثیر
 کرو دارھصیان اور لومو صحیحین میں کہ دوسری روایت میں زائد کیا وادفعوا الما بطر وادفعوا الما بطر
 ابن عدی کی روایت ہے اصفوا الشوارب و اصفوا الحجج۔ حدیث (۳) امام ابو جعفر طحاوی صحیح
 معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم فرماتے ہیں اصفوا الشوارب و اصفوا الحجج ولا تشبوا باليهود صحیحین خوب پست
 کرو اور دارھصیان کو معافی و دیو دیون کی سی صورت نہ بنو حدیث (۴) امام احمد مسند
 طبرانی کبیر بقی شعب الایمان۔ ضیاء صحیح مختارہ۔ ابو نعیم حلیہ الاولیاء میں حضرت ابو امامہ
 باطنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصفوا
 سبائکم وادفعوا عنکم وادفعوا الی الکتاب جو حجین کمتر وادفر دارھصیان کو کثرت وادفعوا
 اذہارہی کا خلاف کرو حدیث (۵) طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذ قال لعلی وصدقوا الشوراب پوری کرو
 دارھیان اور دشمنوں کو پھینک دو (۱۸) ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میں
 بنی مہران سے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا ذکر رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم الجوس فقال انتم یوں سب لہم وکیلون لہم فخالقوہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ اپنی بہن بڑھاتے اور دارھیان سونڈتے ہیں تم اور کا
 خلاف کرو حدیث (۱۹) ابن عدی کامل اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ
 بن عمر بن النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے
 ہیں اذ قال الشوراب و اعفوا لعلی سو پھینک دو خوب پست کرو اور دارھیان خوب بڑھاتو۔
 حدیث (۲۰) ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قد وامن عرض لکم
 وامن اطول ان دارھیان کے عرض سے بواور اون کے طول کو معاف رکھو حدیث ۹
 خطیب بغدادی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم فرماتے ہیں ان ذی باطن انکم من طول یقیمہ ہرگز کوئی شخص اپنی دارھمی کے طول سے
 کم کرے حدیث (۲۱) ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عبداللہ سے مسند راوی رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیکن ربی امرنی ان اصفی شد لی و اعفی جنتی مگر مجھے میرے
 بچے نے حکم فرمایا کہ اپنی بہن پست کروں اور دارھمی بڑھاؤں اس حدیث کا واقعہ وہی
 ہے کہ آپ انیس فی احوال انفس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتقدہ میں ہے کہ جب
 حضور پرور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام
 سلاطین جهان نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بھت دنیا
 اسلام نہ لایا مقتوقس بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کال خطیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ
 رسالت کیجیے تنگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور
 باذان صوبہ میں کر لکھا دو مضبوط آدمی مدینہ بھیج کر انھیں یہاں بلا دے باذان نے اپنی
 جادو جادو کر لیا اور ایک پارسی خضرہ نامی کو روانہ دینہ بھیج کر کیا انھیں وہاں رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ناقہ طاقا تھا و اعطیا مشوار بہا فکر و النظر لہما و قال و کلما من امر کما
 ہذا قال بنایینا کسری فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفاء و کسری
 و حص شوارہ لہ۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر دار احیاء مندا لے اور وہیں
 بڑھ جائے تو تحسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اون کی طرف نظر فرماتے کہ اہیت آئی
 اور فرمایا خرابی ہو تمھارے لیے کس نے تمھیں اس کا حکم دیا وہ بولے ہمارے رب یعنی حضور
 پر ویز جیست نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے تو میرے رب
 نے دائرہ صلی برصا نے اور بعین تراشنے کا حکم فرمایا ہی مسلمان اس حدیث کو پا کر کہیں
 کہ بابویہ و غیرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے او کی یہ وضع
 دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اون کی صورت دیکھنے سے کراہیت کی تو جو مسلمان
 احکام حضور جان بوجھ کر کھٹکے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف جو سیدین کے موافق
 ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہیت
 و بیزاری کا باعث ہو گا۔ آدمی جس حال پر رہتا ہے اسی حال پر رہا دھتا ہے اگر رذیقت
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ جو جس کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمائے سے
 کراہیت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کین نہ رہا۔ مسلمان کی پناہ انان و خیانت
 رستگاری جو کچھ عی و اون کی نظر رحمت میں ہے اللہ کی پناہ اوس بری گھڑی سے کہ وہ
 نظر فرمائے کہ کراہیت لائیں و انبیاء و ائمہ ارحم الراحمین اس کے بعد حدیث میں بیچر و مصطفیٰ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور حضور پر ویز مرد دو کا ہلاک باذان و بابویہ و غیرہ و غیرہ ہم
 بہت اہل میں کا مشرور باسلام ہونا نہ کو رہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ حدیث (۱۱۲)
 سنن نسائی شریف میں ہے از خیرنا محمد بن سلمہ (نقشہ ثبت) ثنا ابن وہب و نقسہ حافظ
 عابد عن حماد بن شریح (نقشہ ثبت فقیر زادہ) و ذکر اخر قبلہ عن یحیٰ بن عباس القصبانی
 (نقشہ ثبت) ان یحییٰ بن یحییٰ (نقشہ ثبت) حدیث ثانی عن رافع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ما روی عن رجل من اهل الجبۃ من انہ یقول انہ
 قال خیر الناس من بعد محمد و نقلہ و تراوا سنی بر جہ و ابہ او عظم فان محمد ابرئ منہ یعنی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رفیع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اور رفیع
 بن اسید کہ تاجہوں کہ تو میرے بعد عمر و از با سے تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی وارثی ہائے
 یا کسان کا چلے گئے میں لکھانے یا کسی جانور کی لید کو بریا ہڑی سے استنجا کرے تو بیشک
 محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں ہزار ہین (حدیث ۱۲ سنن ابی داؤد شریف میں اس
 حدیث کو روایت کر کے فرمایا حدیث ابن زید بن خالد (نقۃ) نامہ مفصل (ابو ابن فضالہ المدنی ثقتہ
 کامل عابد عن عباس (ذاک ابن عباس الثقفی) ان شہیم بن ہنیان الخیرہ ہذا الحدیث
 ایضا عن ابی سالم الجیشانی عن بنی ہاشم بن ابی مخنف و قبلہ (صحیحہ) عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما کہ ذلک و ہو بعد رابطہ بھین باب الیون یعنی اسید طرح یہ حدیث حضور پرورد
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت فرمائی
 حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی لمعات التتبع میں فرماتے ہیں میں عقد
 حیثہ اکثر و علی ان المراد تجمید اللہ بالعالیۃ و اما کہ ذلک لا فعل من لیس من اہل الدین
 و شہیم و قبلہ کا نو ایضہ و ان فی الحراب فی زمن الجاہلیۃ تکبر او تعبا فامر و اہل سالہا و ذلک
 من فعل الامام و قال التورثی بقتلہ نہا کہ ان فی مجمع البحار و الاول ہوا لوجہہ مختصر اعلامہ طبعی
 حاس و پیشگو کہ پھر علامہ طبرانی ہر مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں عقدای جہد بالعالیۃ و نہی
 عنہا فایہ من التشیعہ من فسلہ من الکفرۃ یعنی وارثی باندھنے سے مراد اسکا جمعہ
 و مرغول بنانا ہو کہ یہ کافرون کا فعل ہے اور امین اون سے تشبیہ ہے۔ وارثی
 پھر معانے وارثی معنات کہ وہاں باندھنا نہ صرہ کر وارثی کو محمد و مرغول کرتے اور متکبر
 ٹھاکرون جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو جنکے ہر ہر راوی کی ثقاہت
 و عدالتہ ہم نے تقریب التہذیب امام خاتم الحافظ ابن حجر سے نقل کر دی یا و کھیں
 اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میزاری و بیٹا لگی کو ہلکا سب میں اور وارثی
 منہ اسلے کترنے و سے زیادہ سخت عذاب و آفت کے منتظر ہیں۔ جب وارثی باقی
 رکھ کر اسکی مصفت و ہیئت میں کافرون سے تشبیہ اسد جہ باعث میزاری محمد رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے وارثی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رفیع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اور رفیع بن اسید کہ تاجہوں کہ تو میرے بعد عمر و از با سے تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی وارثی ہائے یا کسان کا چلے گئے میں لکھانے یا کسی جانور کی لید کو بریا ہڑی سے استنجا کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں ہزار ہین (حدیث ۱۲ سنن ابی داؤد شریف میں اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا حدیث ابن زید بن خالد (نقۃ) نامہ مفصل (ابو ابن فضالہ المدنی ثقتہ کامل عابد عن عباس (ذاک ابن عباس الثقفی) ان شہیم بن ہنیان الخیرہ ہذا الحدیث ایضا عن ابی سالم الجیشانی عن بنی ہاشم بن ابی مخنف و قبلہ (صحیحہ) عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ ذلک و ہو بعد رابطہ بھین باب الیون یعنی اسید طرح یہ حدیث حضور پرورد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت فرمائی حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی لمعات التتبع میں فرماتے ہیں میں عقد حیثہ اکثر و علی ان المراد تجمید اللہ بالعالیۃ و اما کہ ذلک لا فعل من لیس من اہل الدین و شہیم و قبلہ کا نو ایضہ و ان فی الحراب فی زمن الجاہلیۃ تکبر او تعبا فامر و اہل سالہا و ذلک من فعل الامام و قال التورثی بقتلہ نہا کہ ان فی مجمع البحار و الاول ہوا لوجہہ مختصر اعلامہ طبعی حاس و پیشگو کہ پھر علامہ طبرانی ہر مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں عقدای جہد بالعالیۃ و نہی عنہا فایہ من التشیعہ من فسلہ من الکفرۃ یعنی وارثی باندھنے سے مراد اسکا جمعہ و مرغول بنانا ہو کہ یہ کافرون کا فعل ہے اور امین اون سے تشبیہ ہے۔ وارثی پھر معانے وارثی معنات کہ وہاں باندھنا نہ صرہ کر وارثی کو محمد و مرغول کرتے اور متکبر ٹھاکرون جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو جنکے ہر ہر راوی کی ثقاہت و عدالتہ ہم نے تقریب التہذیب امام خاتم الحافظ ابن حجر سے نقل کر دی یا و کھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میزاری و بیٹا لگی کو ہلکا سب میں اور وارثی منہ اسلے کترنے و سے زیادہ سخت عذاب و آفت کے منتظر ہیں۔ جب وارثی باقی رکھ کر اسکی مصفت و ہیئت میں کافرون سے تشبیہ اسد جہ باعث میزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے وارثی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے

موسیٰ بن مجاهد درون کی صورت بنیاد میں قدر موجب غضب و ناراضی واحد قہار
در رسول کر و کار جل جلالہ و علی السد تعالیٰ علیہ وسلم ہو سکا ہے **الآثار حدیث ۳۴۱**
امام ابو طالب کی فوت القلوب اور امام حکیم الامہ اجیار العاوم میں فرماتے ہیں روحم بن الخطا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن ابی لیلی قاضی المدینہ شہادۃ من کان ینتف بحیثہ یعنی امیر المومنین
عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبدالرحمن بن ابی لیلی قاضی مدینہ طیبہ کہ اکابر اہل
بصرہ و اجدہ ثلاثہ امیر المومنین عثمان غنی و امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
ہیں ان دونوں انہ ہدی نے) وارثی چنے و اسے کی گواہی رو فرمادی **حدیث ۳۴۲**
ہی دونوں امام کی و غزالی فرماتے ہیں شہد رطل عند عمر بن عبدالعزیز شہادۃ و کان ینتف
فنیکیہ فرو شہادۃ ایک شخص نے ساوس خلفاء راشدین امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کسی مع المہ میں گواہی دی اور وہ اپنی وارثی کا ایک شقیف
حقہ جسے کہٹھے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المومنین نے اس کی شہادت رو فرمادی **حدیث ۳۴۳**
۱۶۱- امام محمد بن ابی الحسن علی کی وفات الطریقہ میں حضرت کعب احبار والی الجبل
جیلان بن فردہ اسدی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ذکر فرماتے ہیں کیوں فی آخر الزمان اقوام تصفو
کیا ہم اولئک المخلوق ہم آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ وارثیان کترینک وہ ہوں گے
نفسیہ ہیں یعنی وہ کہ یہ دین میں حصہ نہیں ہوتے ہیں ہرہ نہیں والعباد بالسدب
بڑا مختصر تہذیب ہم نصوص احمد کرام علیہ السلام میں نفس
امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہسام فتح القدیر پھر علامہ زین بن محمد مصری
محمد ابن ابی پھر علامہ ابو الاعلاص حسن بن حسن ابن ابی غنیہ ذوی الاحکام پھر
علامہ قحطی محمد بن ابی مشقی در مختار پھر علامہ سیدی احمد مصری حاشیہ مراقی الفطاح
سب کتاب الصوم میں فرماتے ہیں المعنی للکل واللفظ لمحاشیہ الدرد والغیر
الافرن من الخیۃ و ای دون القہنۃ کما فی بعض النسخۃ و مختصۃ الرجال فی کل شیء اعذو
افرن کل من فعل یفرون الا عاجم و الیہ و الیہ و بعض اجناس الافرن یعنی جب وادی
یکہشت سے کم ہو تو اس میں پھر لینا جس طرح بعض مغربی اور وائے زبے کرتے ہیں

تیسین الحرام و ما المختار میں ہے ازالۃ الشکر من الوجه حرام الا اذا نبت لمرأۃ حبیہ او شواہب
 فلا تحرم الزنا بل یستحب موافقہ کے بال دور کرنا حرام ہو کر جب کسی عورت کے وارھی یا تو
 نکل آئے تو اس حرام نہیں بلکہ مستحب ہو نص ۴۵ و ۴۶ مفہم شرح صحیح مسلم
 للعلامة القسطنطینی پیر اشیاف السادة المتقین میں بولا یجوز طلقها ولا یفترها ولا یفلس لکثیرین
 وارھی کا کہ مؤنث نا جائز نہ چنانچہ زیادہ کرتا نص ۴۷ امام شمس لائیکہ کو ردی و غیر میں
 فرما کرتین لایحل للرجل ان یقطع الخیة مرد کو حلال نہیں کہ وارھی کاٹے نص ۴۸ تا ۵۰
 یعنی بھی الفاظ امام ابو بکر نے فرمائے اور اہل سے لہذا اور نوازل و انصاف الیہ صباب
 خان میں منقول ہوئے نص ۵۱ و ۵۲ و مختارین ہو فیہ (ای فی البیوت) اقلبت شعرہا
 انت و انت زادی البزازی و بواذن الزوج لانه لا طاعة لخلق فی معصیة الخالق ولذا
 یحرم علی الرجل قطع الخیة فاشی الخیة فی التثبیہ بالرجال رد المختار میں ہو العیة الموقرۃ فی الثیاب
 التثبیہ بالرجال فانه لا یجوز کالتثبیہ بالنساء یعنی عجبہ شرح قوری میں ہو عورت ابوسر
 کے بال کاٹے تو گنہگار و ملعونہ ہو جائے برازیہ میں زائد فرمایا کہ اگر چہ شوہر کی اجازت سے ویسے
 کہ خدا کی نافرمانی میں کسی اطاعت میں اسطرح مرد پر وارھی کاٹنا حرام ہو اور عفت گنہگار
 مردوں کی وضع بنائی ہو یعنی عورت کو موئے سرہ آشتی کی حرمت میں یہ علت ہو کہ یہ مردان
 وضع ہو چطرح مرد کو پیش تراشی حرام ہو کی علت یہ کہ عورتوں سے تشبیہ ہو اور وہ دونوں
 ناجائز نص ۵۱ علامہ قادی شری شفا نام فی صافی میا حل میں فرماتے ہیں حق الطیہ
 منہی عورت وارھی مؤنث سے کی شرع میں ممانعت ہو نص ۵۲ بعد علامہ شہراسب خفاجی نسیم
 الریاض میں فرماتے ہیں ایام طلقها منہی عنہ لانه عاودۃ الشکرین وارھی مؤنث نا جائز ہے کہ یہ
 کافرین کی عادت ہے نص ۵۳ اشعة الحوائط میں گزرا علت و حرمت علی الخیة
 ہیں است نص ۵۴ و ۵۵ میں بولا کہ دن لکیر حرام است و کس طرح و منہی و العیة
 است کہ لایان را قلندریہ کو سید نص ۵۶ فتح المعین بشرح ترقۃ العین میں ہے کہ مرد
 علی عیة وارھی مؤنث نا حرام ہو خواہ ہر طرح وارھی مؤنث نا کر و نا یا الا لافاق حرام دگنا
 ہو و یمن ہا سے کہ جو عورت کے نزدیک اور کا طول فاشی کہ یہ برخصا یا جائے

جو حد کتاب سے خارج و باعث انگشت ثانی ہو کر وہ نہا پسند ہی امام قاضی عیسیٰ علی
 علیہ السلام ابو ذکریا نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں نکرہ الشهرة فی تعظیمہا کما نکرہ فی مہمہا
 و نکرہ ما یسبہا و نکرہ مالک طوہا جہا مضیہا قدس علیہ السلام و حضرت عبد اللہ
 بن عمر و حضرت ابو ہریرہ و غیر ہما صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے افعال و اقوال
 اور ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ و محدث مذہب امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما عامہ کتب فقہ و حدیث
 کی تصریح سے اس کی ہر انگشت ہے یہی انصاف طلب سے گزرا کہ اس کو کم کر کسی نے حلال
 بنانا قبضہ سے نماند کا قطع ہمارے نزدیک منہوں ہی بلکہ غلبہ میں بلفظ و وجوب البیہر کی
 تفصیل اس کی بحر و نہر اور درخت و پود اور اسکے حاشی و غیر ہا کتب فقہ اور سیرۃ و لغات و شراح
 و غیر ہا کتب حدیث اور قوت القلوب جہا العلوم و غیر ہا کتب مذہب میں و دیگر قول ہر ایک
 اس ناقص نے ماقول نے لکھا اور نہ دوس کا قائل جاننا مقلد ہی نہیں نقل کیا اور میں اسی قول
 قاضی و مقلد کی ناپسندی جو در نفس طول تو سبہ آغاز ہوتے ہی حاصل کہ بال اگر چہ ذرہ بصر
 ہر جسم پر اور جسم پر طول یا ممکن تو سلطان طول کی بدست نفس مجاہد کی بدست ہوگی حالانکہ تمام
 عالم جانتا ہو کہ عرب کی قدیم قومی و ملکی و غازی عادت ہمیشہ وارھی رکھتی رہی ہو وہ اسکے
 ہونے کی بدست کرتے اور اسکے سخت عیب جانو جس کا کچھ ذکر اقوال امام شریح و اصحاب
 امام احمد سے گزرا قوت القلوب شریف میں امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 من غفلت لیستہ جلت معرفتہ او بین بعض ادیون کو نقل فرمایا فی الحیثہ خصال ناقصہ
 منها العظیم الذل والنظر الیہ بعین العلم والوقار و رفعت فی الجالس والاقبال الیہ ولقد ہمیم
 علی الجماعۃ و تعظیم الہی اسی طرح اجبار العلوم میں ہو یہ زخخان کے دو تین ہاں جو اس خلیج
 کے نزدیک جدا عدا ل عرب اس کے منحوس و مذموم جانو اور مجاہد کیا اچھا سمجھتے ہیں ہا شک
 کہ اسپر شلین زبان زد ہونیں اور ہر مقلد جانتا ہو کہ خیر الامور اوسا طما قال لبے
 و کان بین ذلک قواصا و قال تعالیٰ را بقہ بین ذلک سہیلہ و قال تعالیٰ
 غوان بین ذلک کو سچ کے بارہ میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال و قائل
 یہی نے منالیہ میں روایت اور امام سخاوی نے مقام حدیث میں ویر حدیث

کے ساتھ مشلہ کرے۔ طبری نے پسند حسن اول سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مثل یحیو بن قحطیبہ لختہ السد والملكۃ والناس اجمعین جو سی
 جاندار کے ساتھ مشلہ کرے اوپر السد و ملک و ہر آدمی سب کی لعنت حدیث میں ہے۔ شافعی
 احمد۔ طبری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ طحاوی۔ ابن مہبان۔ بیہقی۔ ابن ماجہ۔
 حضرت پریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی
 لشکر بھیجتے سپہ سالار کو وصیت فرماتے اعز و اہم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ
 اعزوا ولا تغلوا ولا تغلبوا ولا تقتلوا اولید اہما وکروا لعلہ کے نام پر اللہ کی
 راہ میں قتال کرو واللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو نہ عہد توڑو نہ مشلہ
 کرو نہ کسی بچہ کو قتل کرو حدیث ۳۱ امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور قاضی بایں الجبار
 بن احمد اپنی اہلی میں حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن میں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا سیرہم السد فی سبیل اللہ قاتلوا
 من کفر باللہ ولا تغلوا ولا تغلبوا ولا تقتلوا اولید اہما وکروا لعلہ کہ نام پر خدا کی راہ میں جہاد کرو
 خدا کے منکروں سے اور نہ مشلہ کرو نہ بے عہدی نہ خیانت نہ بچے کا قتل حدیث ۳۱ حاکم
 مستدرک میں حضرت ابن القاروق رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے فرمایا غزا غزی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ ولا تغلوا ولا تقتلوا اولید اہما
 عہد اللہ بکیرۃ نبیہ خدا کی راہ میں اللہ کے منکران خدا سے جہاد کرو خیانت نہ کرو نہ مشلہ
 نہ بچوں کو قتل کرو یہ اللہ تعالیٰ کا عہد اور اس کے نبی کا شیعہ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 علیہ وسلم حدیث ۳۲ بیہقی سنن میں امیر المؤمنین موسیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
 حدیث طویل میں راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر
 بھیجتے فرماتے لا تغلوا باؤدی ولا یبیمہ مشلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ جو پاسے کو حدیث ۳۳
 تاج ۳ احمد بخاری حضرت عبداللہ بن زید اور احمد و ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت زید بن
 خالد و طبرانی حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نبی رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النبیہ والملتہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوٹ اور

فلسفہ و واقع
 فی الزمان
 فی الجہال
 فی الخیر
 فی شمس
 فی طہارۃ
 فی مثل
 فی باخیر
 فی ذکر
 فی الصحابی
 عبد اللہ
 بن عمر و
 مالک و
 قلاح و
 احوال و
 فی قلم
 الدائم
 احمد بن
 ابو حنیفہ

مسئلہ سے منع فرمایا حدیث ۶۴ و ۶۵ ابن ماجہ حضرت ابو سعید خدری اور امام ابو جعفر
 طحاوی و نسائی بن احمد طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہی رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولفظ الطحاوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی
 ان یسئل بالہما کم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ دونوں کو مسئلہ کرنے سے منع
 فرمایا حدیث ۶۴ و ۶۵ ابو بکر بن ابی شیبہ و امام طحاوی و حاکم حضرت عمران بن
 حصین اور ولید بن طبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور صرف اول حضرت اسماء بنت ابی
 بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المسئلة
 ہذا حدیث الحاکم عن عمران و مسئلہ لفظ الطبرانی عن ابن عمر و عاتیا المغیرہ و اسماء رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسئلہ سے منع فرمایا حدیث اسم طبرانی امیر المؤمنین
 علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن المسئلة
 واما الکلب الثعورین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا کہ مسئلہ کرنا منع فرماتے
 تھے اگرچہ سبک گزندہ کو حدیث ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ ابن قانع و طبرانی و ابن منذہ بطریق
 موسیٰ بن ابی جیب حضرت حکیم بن عمیر حضرت عائذ بن قریظ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تسئلوا عنی من خلق اللہ عزوجل فیہ روح
 خلق اللہ بن کسی ذی روح کو مسئلہ نہ کرو حدیث ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ ابو داؤد و طحاوی
 حضرت سمرہ بن جندب اور بخاری و مسلم قتادہ سے مرسل راوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم یحیث علی الصدقة و نہی عن المسئلة ہذا لفظ ابی داؤد ولفظ الطحاوی قلما خطب
 خطبۃ الا امرنا فیہا بالصدقة و نہما عن المسئلة و لفظہما فی حدیث العزمین عن قتادہ بلخانی
 ابی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان بعد ذلک یحیث علی الصدقة و نہی عن المسئلة و معناه
 لا یمن ابی شیبہ و الطحاوی عن عمران فی الحدیث الماریہی کم کوئی خطبہ ہوگا جس میں رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کا حکم اور مسئلہ سے ممانعت نہ فرماتے ہوں حدیث ۶۴ و ۶۵
 طبرانی کبیر بن حضرت یحییٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 فرماتے ہیں لا تسئلوا البھا و لقد اسرک بحدوث کو مسئلہ نہ کرو حدیث ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ ابن

وابن النجار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابن ابی شیبہ مصنف بن علی
 سید سلیمان راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا تسئل بہ شیئ اللہ فی یوم
 حال یہ کہ جو یہاں مسئلہ کرے گا روز قیامت اس کو اللہ تعالیٰ مسئلہ نہایت کا حدیث
 سنن بن صالح بن کیسان حدیث طویل بن راوی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ابی سفین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ
 سالاری پہنچتے وقت وصیت بن فرمایا لا تہربوا عن مثل لا تجزئ الاغلاش ہند توڑنا نہ مسئلہ کہ نہ ہر
 و خیانت حدیث ہم سب کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سوراوی امیر المومنین
 اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبہ ملک بنیہ مہاجر بن ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ
 بھیجا جس میں ارشاد ہوا انکم فی الناس فاما نام و منفرة الامی قصاص کو کوں کوں
 کرنے سے بچو کہ وہ گناہ روا اور نفرت دلانے والا اگر قصاص و عوض میں اس کا کڑی پادشہ
 سے مسئلہ حرام چوبائی و کفار کٹھنے کتے سے ناجائز کتے سے بھی گندے حربی کاغذ بھی
 مسلمان کا خود اپنے موٹے کے ساتھ مسئلہ کرنا کس درجہ اشد حرام و موجب لعنت
 والعیاذ باللہ تعالیٰ حدیث ام طرائق مجسم کبیر میں لبت جن حضرت عبداللہ بن عباس
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شئ
 فلیس لہ عند اللہ خلاق جو باون کیساتھ مسئلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اور کچھ حصہ
 نہیں والعیاذ باللہ رب العالمین یہ حدیث خاص مسئلہ مؤمنین کی باون کا متعلق ہے
 ائمہ سے مذکور ہوا کہ عورت سر کے بال منڈائے اور دار بھی یا مرد خواہ عورت بھرت کر لیتے
 کفر الہندی الحداد یا سیاہ خضاب کرے کافی النساوی والعزیزی والحنفی شروح البخاری
 یہ سب صورتیں مسئلہ مؤمنین داخل ہیں اور حسب مرام و لیل و دم دار بھی منڈانا نہانی صورت
 بننا اور عورتوں سے تشبیہ پیدا کرنا جو اور مرد کو عورت عورت کو مرد کی لباس و وضع چال
 میں بھی تشبیہ حرام نہ کہ خاص صورت و بدن میں بظاہر ہو کہ عورت مرد کا جسم ظاہر میں آجائے
 یہی چوٹی اور دار بھی ہے اسی طرف سبج ملک میں اشارہ وارد ہوا امام شافعی میں اتھاق عطا
 اتفاق غایۃ البیان علامہ طبری کلمہ بحر سب علم کتاب النکاحات اور امام حنفی الامام

محمد بن ابی کبیر و سادات بنین ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان سے
 لکھتے تھے میں نے زین الرجال بالحق والنسار بالقرون والذوات بلس عند اللہ تعالیٰ فی سختی
 لفظ القرون بیشک اسد عروجل کے کچھ فرشتے ہیں جنکی بیچ یہ ہر ایک ہوا کسی جس نے مردوں کو
 بریت دی وہاں بیٹوں سے اور عورتوں کو گیسو دون سے بلکہ وارھی چولی سے بھی زیادہ وجہ امتیاز
 ہو کر ہو چولی بنا سکتا ہو اور عورت وارھی نہیں نکال سکتی ولہذا نص ۵۰ دا ۵۱ ابی جلیلین تو
 دوا جیا میں فرماتے ہیں اللہ میں تمام خلق الرجال و بہائم الرجال من النسا فی ظاہر الخلق وارھی
 آخرت میں مرد کی نامی سی و اداوی کو تمیز ہوتے ہیں مرد عورتوں کو ظاہر صحت میں لاجرم
 جراثیم و دغٹار و دغٹار کے نعوس گزر کر عورت کو موی سر مرد کو وارھی کا قطع حرام ہے
 کر اس میں ایک دفعہ کو تشبہ ہو نص ۵۲ سیدی حادث باحد علامہ عبد الغنی، البسی قدس سرہ اللہ تعالیٰ
 حدیث مذکور شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں انھوں نے خیر تم تشبہ الرجال بالمرأة و تشبہ المرأة بالرجال انما
 میخزان الخلق اللہ مرد و عورت کا باہم تشبہ حرام ہو چکی حکمت یہ ہو کہ وہ دونوں ایمین خدا کی بنائی چیز
 پر ملتے ہیں۔ یہ اشارہ ہو اسی کہ یہ فلیغیرون خالق اللہ کی طرف یہ تو آیت تھی اب تو فرق
 اللہ تعالیٰ احادیث لیجیے حدیث ۲۴ امام احمد و دارمی و بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی
 و ابن ماجہ و طبرانی حضرت عبد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواوی حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من النسا تشبہن الرجال بالنسا و التشبہا من النسا بالرجال اللہ تعالیٰ
 لعنت اذن مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور اذن عورتوں پر جو مردوں کی طہرائی کی رود
 یون ہوں ان امرأة مرت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متقلدة قوسا فقال لمن النسا تشبہا
 من النسا بالرجال تشبہن من الرجال بالنسا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا
 ایک عورت شلنے پر کمان لٹکا کر گزری فرمایا اللہ کی لعنت اذن عورتوں پر جو قرأتی وضع بنائیں
 اور اذن مردوں پر جو زنانی حدیث ۲۴ بخاری ابوداؤد ترمذی و تھیبی و راوی عن رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخشبین من الرجال و المنہرجات من النسا و قال اخرجه من بنو کلمہ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زمانے مردوں اور مردانی عورتوں پر اور فرمایا انھیں ان
 گہران و نکال دو حدیث ۲۴ بخاری ابوداؤد ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواوی

یابن خنیس اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنایا والی اور دیوث حدیث اہل نسائی سنن و دیگر
اور عام مسند رکھ دیتی تھی شعب الایمان میں اذن سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
مسند ابی یونس الخلیفۃ العاق لوالدہ والدیوث ورجلۃ النساء من نخل جنت میں بنائے گئے ان باب کے
عاق اور دیوث اور مردانی عورت حدیث ۵۲ یقینی شعب میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اربعۃ یسبحون فی غضب اللہ ورسولہ فی غضب اللہ
والتشبهون بن الرجال بالنساء والتشبهات من النساء بالرجال والذی یأتی البیۃ فالتی یأتی
بالکلی چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شامل کریں تو اللہ کے غضب میں ذلالتی وضع و اسے
مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو بیاہنے سے جماع کرے اور اسلامی حدیث ۳۵ طبری کے میں ابوبکر
بابی رضی اللہ عنہ سے راوی اربعۃ لہم اللہ فوق عرشہ وامنتم علیہم لکنۃ الذی یحییٰ نفسہ عن النساء
والانیزوج والایسر وکلا یولد والزعل تیشبہ بالنساء وقد خلقہ اللہ ذکرا والمرأة تشبہ بالرجال وقد
خلقہا انثی و یسئل المسکین فی اخری لہ عذۃ اربعۃ لیسوا فی الدینا والاخرة وامنتم لکنۃ جل جلالہ
تو کر فائز نفسہ تشبہ بالنساء وامرأۃ یملک انثی فتمت کت و تشبہت بالرجال والذی یأتی البیۃ فالتی یأتی
بکلی لکنۃ لیسوا فی الدینا والاخرة وامنتم لکنۃ جل جلالہ
بہر بھی اور انکی طوئی پر فرشتوں نے آمین کہی وہ مرد جسے خدا نے بنایا اور وہ ماہہ بنو عورتوں
کی وضع بنا کر اور عورت جسے خدا نے ماہہ بنایا اور وہ تر بنو مردانی وضع اختیار کر کر اور انکو جو بیکار
یا مسکین کو راستہ پہلا بیوا اور وہ جو اولاد ہو سکے خود کو نہ کھانے نہ کر کے نہ کھانے والے رکھو یا مسکین
کی طرح تنہا جو حدیث ۵۵ ابن عباس کہ ابن عباس وہ اپنی بعض شیوخ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لکن اللہ والکلیۃ رجلان وامرأۃ قد کر اللہ عزوجل اندر فرشتوں نے لعنت
کی اوس مرد پر جو عورت بنوا اور اوس عورت پر جو مرد والی بنا کر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اسی حدیث
کے رواۃ اشعار کفار میں اذن سے تشبہت بنوا اور وہ حرام تشبہت کی متعہ احادیث میں گزرا کہ یہ طبیعت
شفیعہ جو جس ویجو و مشرکین کی بنوا اور ہم کے فصول مدیدہ میں کہ جو سیوہن یوہو یون ہنہو یون ہنہو یون
کی سادہ حدیث اول و سوم و چہام میں گزرا مشرکین کا خلاف کر ویجو و یون کی حدیث نہ ہو بل
کتاب کی مخالفت کرو نص ۵۳ تا ۵۵ حدیث کو گزرا کہ و اسی پند خود اوسنی علی اللہ تعالیٰ

نہ راوی غیر از یابی فریہ کا لفظ کر کے راوی اور اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ابوبکر

عنہما سو مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے اس منہل بستی غیر ناجہ ہمارے
 غیر کی سنت پر عمل کر کے وہ ہمارے گروہ کو نہیں حدیث ۶۰ ابن حبان اپنی صحیح میں ابوشیخ سے
 راوی ہمارے پاس پیش گاہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان والا شرف صدور لایا
 حسین ارشاد ہوا یا کم و زی الاعاجم پارسیوں کی وضع سے دور ہو تدریجاً حدیث ۶۱
 ابن ماجہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سو راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم فرماتے ہیں میں نے اس منہل بستی میں جو میری سنت پر عمل نہ کر کے مجھے نہیں حدیث ۶۲
 عساکر حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں
 نے غیب عن سنتی میں جو میری سنت سے موٹھ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں حدیث ۶۳
 خطیب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سو راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں میں نے خلافت سنتی میں جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرہ سے نہیں
 حدیث ۶۴ ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سو راوی رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے اخذ سنتی نہیں منی و منی رغبت عن سنتی میں جو میری
 سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے موٹھ پھیرے وہ میرا نہیں حدیث ۶۵
 بیہقی شعب بن عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس حدیث راوی رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لكل عمل شرة وكل شرة فجرة فمن كانت فجرة الى شدة
 فقد استهدى ومن كانت الى غير ذلك فقد هلك یعنی ہر کام کا ایک گوش ہوتا ہو اور ہر گوش
 کو ایک فتور ہو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہرایت پائے اور جو
 وہ میری جانب ہو ہلاک ہو جائے رہنا بقدر تک علینا و عمرنا لیک و غناک عنا و فاقنا
 الیک لا تہلکنا نہ تو بنا ولا تو اخذنا بما علنا ولا تجعلنا فجرة للقوم الظالمین رہنا انک و فاقنا
 آمین والحمد لله رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد شفیع المذنبین و آلہ
 و صحبہ اجمعین

مشتمل

رزقنا اللہ حسنما اب کریمہ اللہ تعالیٰ کلام اہل بیتؑ کو پہنچا کر انہما کی زبان کی ہمت اور دین و علم کی جانب رغبت معلوم کسی دینی تحریر کے حید و رقی و سیکھنے بھی اون پر بارگراں اور داستانوں دیوانوں کے وفراولٹ جائیں سیری کمان لہذا ہم بعض مضامین رسالہ کا ایک جدول میں خلاصہ لکھتے ہیں جن میں اللہ و رسول پر ایمان اور روز قیامت پر یقین اور ملاحظہ کریں کہ قرآن و حدیث و خصوصاً ائمہ و علمائے قدیم و حدیث میں داری مندرجہ مندرجہ کے کیا کیا ہوں گے ان میں عیدین و منین و عیدین و اربعین ایسا ہی نگاہ کو یہ جدول ہی کافی اور جو تفصیل چاہو تو یہ فتویٰ وافی اب جیسے عذاب الہی کی طاقت ہو نہ چربان خود کی بات نہ فرجوس و مہود کی صورت بنوان جاگزیر آفتوں کو گوارا کرے اور جسے محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہو اپنا موخر اسلامی بنائے شعائر اللہ کی حرمت بجالاؤ شکار کفر سے کنارہ کرے

واللہ اعلم بالصواب

جدول اول منہر اول و عیدون مذمتوں کی جو داری مندرجہ مندرجہ کے تروانے والوں کے حق میں آیات و احادیث و خصوصاً مذکورہ روایات ہوں

ردیف	منہر اول و عیدون مذمت	فرمان عدالت
۱	اللہ و رسول کے نافرمان بن جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	آیات ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴

[illegible]

محاسن الملة التي هرا به الذي افتخر به العلم والجد والذكاء وسما على اقرانه بالحكم والنطق والعلی بجملة الله
 عبد المصطفى هـ فقال من جسد احمد رضا هـ فما كان الا اسرع من الوجدان اذ اتى في الخمة بلمعة الضحی
 فاسی البهیر به الاسما وضحی بهر الخمة ویداه تحت ثیابه هـ وقل البدعة وسيفه فی سزاه هـ فقام
 علی الولید البلید الخاقعة العظمی هـ والطامة الکبری هـ فخش فی خد ووجه وده هـ وفش فی عذار عذار
 فاشتهق خلد ویر والاعذار هـ فبعد الى ابن الفزار هـ وبای حدیث بعده یومنون هـ وسلم الذین
 اسی منقلب شقیون هـ فطوبی وطوبی لمن تبع الهدی هـ واولی فاولی لمن اتبع الهدی هـ فقد
 قال علی وعلا هـ وعین یشتاق فی الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل الموحین
 قوله ما تعالی وفضل جهنم وساعت مصیروا فیا ایها الشقی الیه الیه الیه الشقی الشقی الشقی الشقی الشقی
 اوار علی عذار ذکرت بالخلق الریحی اصابتک حالقه الدین هـ یوناق المارون من الیهود والنسوک
 والجوس والسنوک وسائر المشرکین ووظائف السلیین یلم المرسلین یبل وقاتم البییین علی
 تعالی علیه السلام فبین هـ فانه خدر الخدر یاسن قشعره وکان ان یتصر هـ من خزانة سقره نواحة للبشر
 لا تبقی ولا تدیر هـ ومن انذر فقد اعذر به والد اکبر هـ علی من عتا وکبر هـ وعفی وتجبر هـ وثل بالشعر
 واما العبد الضعیف محمد المعروف بکادر ضارقه العشر شریعة وشعرها واصلح عمله واعطاه
 حلیة النقی والرحمة آمین آمین بجاه النبی الامین المکین فصولی اسد تعالی علیه وعلی آل الطیبین
 واصحابه الطاهرین برحمتک یا ارحم الراحمین وکان ذلك المنتصف رجب الحرام ۱۳۱۵



حامدا و صلیا

فقد کتبیه بابت سنه ۱۲۸۰ که هر حکومت اپنی حاکم کی اطاعت و فرمانبرداری کے سبب رکھا مقبول اور نسا
 منظور نظر ہو کر دی گئی تھی تیز سر و دھڑ بڑ سمجھا جاتا ہی ہم معاشر مسلمین کا ستر تاج والی حاجی ہم بکلیں

کا سہارا نجات آخرت کا وسیلہ عقربان کا حیلہ ہمارا مذاق ہماری حیات ہماری کل کائنات کسب
 جملہ کائنات کا موجب ہمارا قافلہ سالار ہمارا اعلیٰ سردار ہمارا البشیر و الذیر ہمارا ایسے ہمتا متنع نظیر
 رفیع الشان سلطان ہمارا عالم بیاہ و شاہ جس کی رفعت کمال کی رفعت سب سے بزرگ حضرت
 واجب الوجود ممکن کا آگاہ ہونا ناممکن الہم صل علی سلم و بابر علیہ و علی آلہ قدر حسنہ و جمالہ و کمالہ ہماری کسی
 عظیم الشان سلطان عالم جان عالم جانان عالم کے الہیت مطہر و مکرم اوسکے طیل القدر جبارون
 وزیر اعظم جو ملت نبیہ و دین حنیف کے معین و مدد و محافظ و ناصر قیام نظام امین اسلام کو ابرار علیہ
 عناد صراہ اسکے ممالک کے صوبہ دار اوسکے فوجی و عدالتی سردار اوسکے خطبا نقباء اوسکے مفسرین کا
 خطوط نویس خطوط رسالہ اوسکے ایک کھچو بیل ہزار خاص نظارہ جمال کے شرف اندوز و غیر
 جس امر اہم کے عامل رہی ہوں ہم اوسکے پیروانی یا حقارت کے باعث یا محض مرفقت و مروت
 مخالف یا اوکی متابعت و مشابہت کیلئے چھوڑ دین (قطع نظر اسکے کہ ہمارے بادشاہ کا حکم یا احکام
 اس عمل کی پابندی کی نسبت صادر ہو چکے) حنیف ہو اور ہزار حنیف ہر گاہ مخالف کو ہمارا اور ہمارا
 موافق کی بڑی بڑی نام مشابہت ناگو اور تو ہمارے درجہ اوسکے شاہیہ شبہ عار ہونا سزاوار و معلوم صفا یا اگر
 دالون کا منشا اس سے بصورت انارور ہنا ہو یا مشکل محنت یا اندراج افراد مؤنث و انگریز یا
 میں موخر و امین و یسین کہ یہ صورت اس عمر میں اوسکو چھٹی ہو یا صرف چھٹی شکل ثانی میں کوئی
 کمال جمال ہو یا اظہار کمال نقص ہیئت ثالث میں کوئی لحاظ و کیفیت حاصل ہو سکتا ہو بہر کیف
 اس مفید رسالہ میں جو کچھ اس فریق کے واسطے جامعیت کے ساتھ لکھا اتنا اور جہ کا محقق اور
 محض فیضان حق ہے جو الحق المطلق و الحق ان الحق و الحق بالاتباع لقا جواد و ہذا الجبر المشوق و التناقد
 فیما اجاب و افاض و افاد و المذہب الہادی الی سبیل الرشاد و کتبہ فقر العباد و عبیدہ النعمانی و صلہ
 و سلم علیہ و علی آلہ و سلم



۶۳۰۲۸

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.